اسرارِ زیارتِ اربعین

تقاریرِ آیت اللہ شیخ محمد سند مدظلہ العالی

Ziaraat.com
Online Library

Presented by Ziaraat.Com

ضابطہ:

کتاب: اسرارِ زیارتِ اربعین

تقدیم: جناب ابراہیم حسین بغدادی

مترجم: الطاف حسین کلاچی

پرنسپل مدرسہ باب العلم تونسہ شریف

0333-6461042

ناشر: Ziaraat.com Online Library

کمپوزنگ: سید وسیم حیدر نقوی۔ ملتان

قیمت: روپے

Ziaraat.com
Online Library

Hydrabad Sindh
Phone: 03333589401
email: webmaster@ziaraat.com FB: facebook.com/ZiaraatDotCom

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر

شاپ نمبر 23-22، مین گیٹ امام بارگاہ شہدائے کربلا سادات سوسائیٹی فیڈرل بی ایریا بلاک 20 کراچی۔

Ph: 021-36804345 E-mail: Alamdar.jafri@outlook.com

Presented by Ziaraat.Com

عن الامام الحسن العسكري (عليه السلام)

انه قال: علامات المؤمن خمس: صلاة احدى وخمسين أي الفرائض اليوميّة وهي سبع عشرة ركعة والنّوافل اليوميّة وهي أربع وثلاثون ركعة، وزيارة الاربعين، والتختّم باليمين وتعفير الجبين بالسّجود، والجهر بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ

Presented by Ziaraat.Com

رَوَى الشيخ الطوسي (قدَّس الله نفسه الزَّكية) عن جماعة ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ ، أنه قَالَ : قَالَ لِي مَوْلَايَ الصَّادِقُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي زِيَارَةِ الْأَرْبَعِينَ : " تَزُورُ عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ وَ تَقُولُ

Presented by Ziaraat.Com

ترتیب

زیارتِ اربعین ۵

مقدمہ ۱۰

زائرِ حسینی کے لیے حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا ۱۲

زیارتِ اربعین کے اسرار ۱۸

زیارتِ اربعین اور عالمی طاقتیں ۲۰

زیارتِ اربعین اور اس کا علاقائی نظام ۲۱

مہدوی حکومت کا قیام، حسینی حکومت سے ہی ہے ۲۳

بین الاقوامی مبصرین، مشاہدین اور زیارتِ اربعین ۲۵

زیارتِ اربعین اور مدینۂ فاضلہ ۲۷

حسینؑ ملکوتی اسوہ ۳۱

حسینی مصائب اور انبیاؑ کی تربیت ۳۳

حضرتِ امامِ حسینؑ عراق اور اسکے مضافات کے حکمران ہیں، حسینؑ کی حکمرانی انسانی قلوب پر ہے ۳۹

عبادت کی طرف چلنا عبادت ہے ۴۱

موسمِ اربعین کی حرمت ۴۳

جدید سیکولرزم (Secularism) اور زیارتِ حسینؑ ۴۵

زیارتِ حسینؑ ہی تذکیر و تکرار کا راز ہے ۵۰

رازِ اول:۔ ۵۱

رازِ دوم:۔ ۵۱

رازِ سوم:۔ ۵۲

حسینی زائر مستضعفین کے غم میں زندگی بسر کرتا ہے ۵۵

رازِ چہارم:۔ ۵۵

Presented by Ziaraat.Com

نامِ حسینؑ ایک کتاب ہے ۵۸
رازِ پنجم:۔........................ ۵۸
دو اجتماع اور ان کے درمیان فرق ۶۱
تمہاری ارواح، ارواح میں ہیں ۶۲
میدانِ کربلا میں حسینؑ قرآنِ مجسم تھے ۶۴
ملت صرف حسین علیہ السلام کو چاہتی ہے ۶۶
حضرتِ امام حسینؑ اور مسئلۂ رجعت ۶۷
معصوم کا برنامہ بشریت کی امید ۷۰
ذریتِ حسینی میں سلسلۂ امامت ۷۲
حسینی قبۂ آسمانی اور تربتِ روحانی ۷۴
حضرتِ امام حسینؑ نے اکیلے خروج کیوں نہیں کیا تھا؟ ۷۶
حورالعین کی تخلیق ۷۹
اصحابِ حسینؑ شہدا کے سردار ہیں ۸۳
حسینی زوار اور نورِ حسینی ۸۶
حسینی شعائر ۹۰
الٰہی سیاست ۹۳
سیدالشہداؑ اور روحانی جاذبیت ۹۴
شہادتِ حسین علیہ السلام حرارت ہے ۹۶

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ اربعین

اَلسَّلَامُ عَلَى وَلِيِّ اللهِ وَحَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى خَلِيلِ اللهِ وَنَجِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى
سلام ہو خدا کے ولی اور اس کے پیارے پر سلام ہو خدا کے سچے دوست اور چنے ہوئے پر سلام ہو
صَفِيِّ اللهِ وَابْنِ صَفِيِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى
پسندیدہ اوراس کے پسندیدہ کے فرزند پرسلام ہو حسین (ع) پر جو ستم دیدہ شہید ہیں سلام ہو حسین (ع) پر
أَسِيرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ، وَصَفِيُّكَ
جو مشکلوں میں پڑے اور انکی شہادت پر آنسو بہے اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند تیرے پسندیدہ
وَابْنُ صَفِيِّكَ، الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ، أَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ، وَحَبَوْتَهُ بِالسَّعَادَةِ، وَاجْتَبَيْتَهُ
اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں جنہوں نے تجھ سے عزت پائی تو نے انہیں شہادت کی عزت دی ان کو خوش بختی نصیب کی اور انہیں
بِطِيبِ الْوِلَادَةِ، وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ، وَقَائِداً مِنَ الْقَادَةِ، وَذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ،
پاک گھرانے میں پیدا کیا تو نے قرار دیا انہیں سرداروں میں سردار پیشواؤں میں پیشوا مجاہدوں میں مجاہد اور انہیں

Presented by Ziaraat.Com

وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ، فَأَعْذَرَ فِي
نبیوں کے ورثے عنایت کیےتو نے قرار دیا ان کو اوصیائ میں سے اپنی مخلوقات پر حجت پس انہوں نے تبلیغ کا
الدُّعَاءِ، وَمَنَحَ النُّصْحَ، وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَحَيْرَةِ
حق ادا کیا بہترین خیرخواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تا کہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی وگمراہی کی پریشانیوں سے
الضَّلالَةِ، وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا، وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنَى، وَشَرَى
جب کہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی
آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ، وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ، وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ
آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبی (ص) کو
وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ، وَحَمَلَةَ الْأَوْزَارِ، الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ،
ناراض کیا انہوں نے تیرے بندوں میں سے انکی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے
فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ۔
پس حسین (ع) ان سے تیرے لیے لڑے جم کر ہوشمندی کیساتھ یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر انکا خون بہایا گیا اور انکے اہل حرم کو لوٹا گیا

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً أَلِيماً. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ،
اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب آپ پر سلام ہو اے رسول (ص) کے فرزند
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللهِ وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً
آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیائ کے فرزند میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اسکے امین کے فرزند ہیں آپ نیک بختی میں زندہ رہے
وَمَضَيْتَ حَمِيداً، وَمُتَّ فَقِيداً، مَظْلُوماً شَهِيداً، وَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ
قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا
مَا وَعَدَكَ، وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ، وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
جس کا اس نے وعدہ کیا اور اسکو تباہ کریگا وہ جس نے آپکا ساتھ چھوڑا اور اسکو عذاب دیگا جس نے آپکو قتل کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ
وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ،
آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی آپ نے اسکی راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے جس نے آپکو قتل کیا
وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي
خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی اے معبود میں

Presented by Ziaraat.Com

أُشْهِدُكَ أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ والاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَابْنَ رَسُولِ اللهِ
تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا
أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُوراً فِي الْأَصْلابِ الشّامِخَةِ وَالْأَرْحامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ(ص)
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست
الْجاهِلِيَّةُ بِأَنْجاسِها وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمّاتُ مِنْ ثِيابِها وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعائِمِ الدِّينِ
سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں
وَأَرْكانِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ
مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام (ع) ہیں نیک و پرہیزگار پسندیدہ
الزَّكِيُّ الْهادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوى وَأَعْلامُ الْهُدى
پاک رہبر راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیزگاری کے ترجمان ہدایت کے
وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقى وَالْحُجَّةُ عَلى أَهْلِ الدُّنْيا وَأَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيابِكُمْ مُوقِنٌ
نشان محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا

Presented by Ziaraat.Com

بِشَرائِعِ دِينِي وَخَواتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِي لأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ
اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں میرا دل آپکے دل کیساتھ پیوستہ میرا معاملہ آپ کے معاملے کے تابع اور میری
وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّى يَأْذَنَ اللهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لاَ مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَواتُ
مدد آپ کیلئے حاضر ہے حتیٰ کہ خدا آپکو اذن قیام دے پس آپکے ساتھ ہوں آپکے ساتھ نہ کہ آپکے دشمن کیساتھ خدا کی رحمتیں ہوں
اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلى أَرْواحِكُمْ وَ أَجْسادِكُمْ وَشاهِدِكُمْ وَغائِبِكُمْ وَظاهِرِكُمْ وَباطِنِكُمْ
آپ پر آپ کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ کے غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر
آمِينَ رَبَّ الْعالَمِينَ۔
ایسا ہی ہو جہانوں کے پروردگار۔

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشرَفِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ، مُحَمَّدٍ وَ آلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاهِرِینَ وَاللَّعنَۃُ الدَّائِمَۃُ عَلٰی اَعدَائِہِم اَجمَعِینَ اِلٰی قِیَامِ یَومِ الدِّینِ

یہ کتاب ''کتاب الشعائر الحسینیہ ج ۳'' کا ایک اقتباس ہے، جس کا نام ''اسرارِ زیارتِ اربعین'' ہے۔ اس موضوع پر حضرت آیت اللہ شیخ محمد سند قبلہ نے زیارتِ اربعین کی مناسبت سے گفتگو کی۔ ان کی اس گفتگو کو ایک علیحدہ کتاب کی شکل دے دی گئی ہے تا کہ اس کی افادیت عام ہو جائے۔ اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کتاب میں آیت اللہ نے زیارتِ اربعین کے فلسفے پر روشنی ڈالی ہے کہ زیارتِ اربعین انسانی روح کو کس طرح متاثر کرتی ہے اور اس کی کس طرح معنوی وملکوتی تربیت کرتی ہے۔ کیونکہ اس انجذاب کا مرکز ومحور سید الشہداؑ کی مقدس روح ہے۔ اور ان شہدا کی ارواح ہیں جنہوں نے میدانِ کربلا میں اپنے آقاؑ کے حضور شہادت کی ابدی سعادت حاصل کی تھی۔ یہ کاوش اس لئے کی گئی ہے تا کہ ایک انسان زیارتِ اربعین کے منور ماحول سے متاثر ہو کر اپنی معنوی تربیت کرے اور اس راستے پر چل کر اپنے دل میں اپنے رب کی

Presented by Ziaraat.Com

محبت کو رچائے بسائے۔ جب معاشرے کے افراد اس جذبے سے مامور ہوں گے تو معاشرے میں وہ تبدیلی آئے گی جس تبدیلی کی دین و مذہب کو ضرورت ہے۔

اہلِ بیتِ اطہارؑ کی یہی فکر ہے کہ دنیوی معاشرہ اس صورت میں منقلب ہو، ظلم کا خاتمہ ہو جائے، حق کا احقاق اور باطل کا ابطال ہو جائے۔ اس دور کی عالمی طاقتیں سید الشہداؑ کی کربلا کی قربانی سے خوف زدہ ہیں کیونکہ وہ اس کے آثار مشرقِ وسطیٰ میں پیدا ہونے والے سیاسی حالات میں دیکھ رہے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کس طرف جا رہا ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں تبدیلیاں دیکھی جا رہی ہیں۔ کتاب کے اگلے صفحات میں تفصیلات موجود ہیں جسے پڑھ کر ایک قاری عزیز حقائق سے آگاہ ہو سکے گا۔

آخر میں بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ محمد و آلِ محمدؐ کے صدقے ہماری اس سعی کو قبول فرمائے۔ کیونکہ حقیقی مددگار و معاون وہی ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

۱۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

بمناسبتِ شہادتِ امام حسنِ عسکری علیہ السلام

ابراہیم حسین بغدادی

نجفِ اشرف

عراق

Presented by Ziaraat.Com

زائرِ حسینی کے لیے حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

رُوِیَ مُعَاوِیَةُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اِستَاذَنتُ عَلیٰ اَبِی عَبدِ اللّٰہِ علیہ السلام فَقِیلَ لِی اُدخُل فَدَخَلتُ فَوَجَدتُهُ فِی مُصَلَّاهُ فَجَلَستُ حَتّٰی قَضیٰ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُهُ وَ هُوَ یُنَاجِی رَبَّهُ وَ هُوَ یَقُولُ:

یَا مَنْ خَصَّنَا بِالْكَرَامَةِ وَ وَعَدَنَا بِالشَّفَاعَةِ وَ حَمَّلَنَا الرِّسَالَةَ وَ جَعَلَنَا وَرَثَةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ خَتَمَ بِنَا الْأُمَمَ السَّالِفَةَ وَ خَصَّنَا بِالْوَصِيَّةِ وَ أَعْطَانَا عِلْمَ مَا مَضَى وَ عِلْمَ مَا بَقِيَ وَ جَعَلَ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْنَا اغْفِرْ لِي وَ لِإِخْوَانِي وَ زُوَّارِ قَبْرِ أَبِي الْحُسَيْنِ- صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِم-

الَّذِينَ أَنْفَقُوا أَمْوَالَهُمْ وَ أَشْخَصُوا أَبْدَانَهُمْ رَغْبَةً فِي بِرِّنَا وَ رَجَاءً لِمَا عِنْدَكَ فِي صِلَتِنَا وَ سُرُوراً أَدْخَلُوهُ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ (ص) وَ إِجَابَةً مِنْهُمْ لِأَمْرِنَا وَ غَيْظاً أَدْخَلُوهُ عَلَى عَدُوِّنَا أَرَادُوا بِذَلِكَ رِضْوَانَكَ فَكَافِئْهُمْ عَنَّا بِالرِّضْوَانِ وَ اكْلَأْهُمْ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ اخْلُفْ عَلَى أَهَالِيهِمْ وَ أَوْلَادِهِمُ الَّذِينَ خُلِّفُوا بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ وَ اصْحَبْهُمْ وَ اكْفِهِمْ شَرَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ كُلِّ ضَعِيفٍ مِنْ خَلْقِكَ وَ شَدِيدٍ وَ شَرَّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ وَ أَعْطِهِمْ أَفْضَلَ مَا أَمَّلُوا مِنْكَ فِي غُرْبَتِهِمْ

Presented by Ziaraat.Com

عَنْ أَوْطَانِهِمْ وَ مَا آثَرُونَا بِهِ عَلَى أَبْنَائِهِمْ وَ أَهَالِيهِمْ وَ قَرَابَاتِهِمْ

اللَّهُمَّ إِنَّ أَعْدَاءَنَا عَابُوا عَلَيْهِمْ بِخُرُوجِهِمْ فَلَمْ يَنْهَهُمْ ذَلِكَ عَنِ النُّهُوضِ وَ الشُّخُوصِ إِلَيْنَا خِلَافاً عَلَيْهِمْ فَارْحَمْ تِلْكَ الْوُجُوهَ الَّتِي غَيَّرَتْهَا الشَّمْسُ وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتِي تَقَلَّبُ عَلَى حُفْرَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ (ع) وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْأَعْيُنَ الَّتِي جَرَتْ دُمُوعُهَا رَحْمَةً لَنَا وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ الَّتِي جَزِعَتْ وَ احْتَرَقَتْ لَنَا وَ ارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الْأَبْدَانَ وَ تِلْكَ الْأَنْفُسَ حَتَّى تُرَوِّيَهُمْ مِنَ الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ

فَمَا زَالَ (ع) يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ أَنَّ هَذَا الَّذِي سَمِعْتُ مِنْكَ كَانَ لِمَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ لَظَنَنْتُ أَنَّ النَّارَ لَا تَطْعَمُ مِنْهُ شَيْئاً أَبَداً وَ اللَّهِ لَقَدْ تَمَنَّيْتُ أَنِّي كُنْتُ زُرْتُهُ وَ لَمْ أَحُجَّ

قَالَ لِي: مَا أَقْرَبَكَ مِنْهُ فَمَا الَّذِي يَمْنَعُكَ مِنْ زِيَارَتِهِ؟ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ لِمَ تَدَعُ ذَلِكَ

فَانبَرَىٰ مُعَاوِيَةُ وَ قَدْ ذَهَلَ مِمَّا سَمِعَهُ مِنَ الإِمَامِ (ع) فِي فَضلِ زِيَارَتِ الْحُسَيْنِ (ع)

قَائِلاً: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَمْ أَرَ أَنَّ الْأَمْرَ يَبْلُغُ هَذَا كُلَّهُ

Presented by Ziaraat.Com

يَا مُعَاوِيَةُ وَ مَنْ يَدْعُو لِزُوَّارِهِ فِي السَّمَاءِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْعُو لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ لَا تَدَعْهُ لِخَوْفٍ مِنْ أَحَدٍ فَمَنْ تَرَكَهُ لِخَوْفٍ رَأَى مِنَ الْحَسْرَةِ مَا يَتَمَنَّى أَنَّ قَبْرَهُ كَانَ بِيَدِهِ

أَ مَا تُحِبُّ أَنْ يَرَى اللَّهُ شَخْصَكَ وَ سَوَادَكَ فِيمَنْ يَدْعُو لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (ص)؟

أَمَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ غَداً فِيمَنْ تُصَافِحُهُ الْمَلَائِكَةُ؟

أَ مَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ غَداً فِيمَنْ يَأْتِي وَ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ فَيُتْبَعَ بِهِ؟

أَمَا تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ غَداً فِيمَنْ يُصَافِحُ رَسُولَ اللَّهِ (ص)؟

جنابِ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؑ سے اجازت لی۔ آپؑ نے جب مجھے اجازت دی تو میں آپؑ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؑ نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ آپؑ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے بارگاہِ رب العزت میں مناجات کی جسے میں نے سنا۔ آپؑ فرما رہے تھے:

''اے وہ ذات! جس نے ہمیں اپنی کرامت عطا کی اور ہمیں اپنی وصایت سے خاص کیا اور ہم سے شفاعت کا وعدہ فرمایا اور اولین و آخرین کا علم عطا کیا۔

خدایا تو نے لوگوں کے قلوب کو ہماری طرف مائل کیا۔ ہمیں معاف فرما اور ہمارے برادرانِ ایمانی کو بھی معاف فرما۔

خدایا! وہ زائرینِ روضۂ حسینی جو اپنے اموال زیارات کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ہماری محبت میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ بھلائی کرنے کو اپنا ایمان سمجھتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں وہ کسی صلہ و ستائش کی امید نہیں رکھتے ہیں جو تیرے نزدیک ہمارے لئے مقرر ہیں وہ مسرت وخوش حالی جو تو نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمائی ہے اور ان کی آلؑ پر نازل فرمائی ہے اپنے نبیؐ کی عظمت کی وجہ سے ہمارے امر کو مقامِ قبولیت عطا فرمایا اور ہمارے دشمنوں پر تو نے اپنا غضب نازل فرمایا۔ یہ تمام زائرین تیری رضا کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

خدایا! ہماری طرف سے انہیں اس زیارت کے عوض جنتِ فردوس عطا فرما۔ شبانہ روز ان کی حفاظت و محافظت فرما، ان کی اولاد کو ان کا بہترین جانشین بنا اور ان کے قلوب کو ہماری محبت سے لبریز فرما اور انہیں ان کا ناصر و معین بنا، ہر ظالم کے شر سے انہیں محفوظ فرما، ہر شیطان چاہے وہ کمزور ہو یا شہ زور، جن ہو یا انس اس سے ان کی پاسداری فرما۔ انہیں وہ عطا فرما جس کی وہ آرزو رکھتے ہیں۔ جب یہ اس سفرِ زیارت سے واپس اپنے گھروں کی طرف لوٹیں تو ان کی تمام خواہشوں کی تکمیل فرما کیونکہ یہ لوگ ہمیں اپنے اہل وعیال پر ترجیح دیتے ہیں۔

خداوندا! ان کے دشمن ہمارے پاس ان کی آمدورفت کو عیب خیال کرتے ہیں لیکن یہ زائرین ان کی ان باتوں کی پروا نہیں کرتے اور ہمارے مخالفین کی مخالفت کرتے ہوئے ہماری طرف چلے آتے ہیں۔

خدایا! زمانہ ان کا دشمن ہے، ان پر رحم فرما، اس وقت ان پر رحم فرما جب وہ حضرتِ امامِ حسینؑ کی زیارت کی طرف متوجہ ہوں، ان آنکھوں پر رحم فرما جو ہمارے لئے دل سوزی سے آنسوؤں کی برسات برساتی ہیں۔ ان قلوب پر نظرِ رحمت فرما جو ہمارے غموں میں آہ وزاری کرتے ہیں، ان فریادیوں پر رحم فرما جو حسینؑ حسینؑ کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

بارِالٰہا! میری طرف سے تیرے حضور اس دن کے لئے امانت ہیں جس دن پیاس کا غلبہ ہوگا تا کہ میں حوضِ کوثر پر ان کا حق انہیں ادا کرسکوں"

جوں ہی آپؑ کی دعا ختم ہوئی آپؑ نے اپنا سرِ مبارک سجدے سے اٹھایا۔ میں نے عرض کیا:

"قربان جاؤں۔ ایسی ملکوتی دعا اور ہم سے لوگوں کے لئے؟ جن لوگوں کے حق میں ایسی دعا ہو جائے انہیں جہنم کی آگ کیسے جلا سکتی ہے؟"

معاویہ بن وہب کا بیان ہے کہ اس دوران میں نے کہا "اے کاش میں نے یہ استحبابی حج نہ کیا ہوتا اور زیارتِ امامِ حسین علیہ السلام کی طرف چلا گیا ہوتا"۔

امامؑ نے فرمایا: "تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ وہ کون سی چیز مانع ہے جس کی وجہ سے تم امامؑ کی زیارت سے محروم ہو؟"

آپؑ نے فرمایا: "اے ابن وہب! زیارت کو ترک نہ کیا کرو!" میں نے عرض کیا: "اے میرے آقا! میں ان انعامات سے ناواقف تھا۔" آپؑ نے فرمایا: "اے ابن وہب! کیا تم سمجھتے ہو زائرینِ امامؑ کے حق میں صرف اہلِ زمین دعا کرتے ہیں؟ نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ اہلِ آسمان بھی ان کے حق میں دعا کرتے ہیں۔"

آپؑ نے فرمایا: "اے معاویہ بن وہب! خوف کی وجہ سے امامِ حسینؑ کی زیارت ترک نہ کیا کرو۔ جو اس کارِ خیر کو ترک کرے گا وہ حسرت و یاس میں رہے گا وہ پھر کہے گا کہ اے کاش! قبرِ حسینؑ اس کے قریب ہوتی۔"

امامؑ نے فرمایا: "کیا تجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تیرے حق میں رسول اللہؐ، حضرتِ امامِ علیؑ، حضرتِ فاطمہ (س) اور باقی آئمۂ اہلِ بیتؑ دعا کریں؟

کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ کل ملائکہ تجھ سے مصافحہ کریں؟

Presented by Ziaraat.Com

کیا تو اس بات کو محبوب نہیں رکھتا کہ تیرے تمام گناہ معاف ہو جائیں؟ کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ کل تو میدان محشر میں آئے اور رسول اللہؐ تجھ سے مصافحہ کریں؟[۱]

۱۔ کامل الزیارات: ۲۲۸، ثواب الاعمال: ۱۲۰، الحدیث: ۲۲، الکافی۔ج: ۲، ص: ۵۸۶، حدیث: ۱۱، مقتل الحسینؑ مقرم، ص: ۱۱۲

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ اربعین کے اسرار

زیارتِ اربعین ایک عظیم الشان الٰہی جلسہ، جو بلی ہے جس میں شرکت کرنے والے خوش قسمت الٰہی نور کی وادی میں داخل ہوتے ہیں۔ اسی نورانی اور ملکوتی ماحول میں ان لوگوں کی معنوی تربیت ہوتی ہے۔ ان میں ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ان کی روح اور بدن میں معنوی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں جو ایمانی کمزوریاں ہوتی ہیں وہ ختم ہوتی ہیں۔ انہیں دنیوی خواہشات کی اسیری سے نجات حاصل کرنے کا علاج ملتا ہے۔ انہیں اخروی زندگی کے کامیاب کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔ وہ عالی و متعالی راہوں کے راہی بن جاتے ہیں۔ فضیلت وعزت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

ہم نے مختلف مصادر میں دیکھا ہے کہ اس وقت کی عالمی طاقتوں کی کروڑوں لوگوں کے اس اجتماع پر نظر ہے۔ وہ تجزیہ وتحقیق میں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر اس وقت دنیا میں کوئی مضبوط اور محفوظ ادارہ ہے تو وہ صرف زیارتِ اربعین کا اجتماع ہے۔ یہ وہ ادارہ ہے کہ جس میں نفسِ بشری کی ہر طرح سے تربیت ہوتی ہے۔ اس میں قربانی، عطا اور فدا ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس میں لوگ بغیر کسی دعوت کے خود بخود جمع ہو جاتے ہیں۔ وہاں پہنچنے کے لئے اخراجات کا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ وہ اس راستے میں خرچ کرنے کو سعادت جانتے ہیں۔ جی ہاں! اگر کوئی حکومت لوگوں کو اپنے پاس جمع کرنا چاہے اور اس کے لئے اربوں ڈالر خرچ کر

Presented by Ziaraat.Com

ڈالے پھر بھی مذکورہ اجتماع کا عشر عشیر بھی جمع نہیں کر سکتی، چاہے ترغیب و ترہیب کا ماحول کیوں پیدا نہ کرے۔ زیارتِ اربعین کے لئے کروڑوں انسانوں کا جمِ غفیر لگتا ہے۔جس کی مثل ناپید ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ اربعین اور عالمی طاقتیں

آج اس دنیا کی تمام بڑی طاقتیں زیارتِ اربعین کے روحانی و معنوی اجتماع سے سخت خوف زدہ ہیں کیونکہ یہ اجتماع ایک خالص عبادی اور روحانی اجتماع ہے۔ ایسا اجتماع پیدا کرنا کسی طاقت کے بس میں نہیں ہے۔ اگر دنیا کی تمام حکومتیں یا اسلامی حکومتیں چاہیں بھی کہ ایسا جمِ غفیر نمودار کریں تو یہ ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ بلکہ عالمِ اسلام کے شیعہ بھی ایسا اجتماع پیدا نہیں کر سکتے۔ ایسا اجتماع صرف ایک ذات پیدا کر سکتی ہے کہ جس کا نامِ نامی حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہے۔ یہ دنیا کی واحد طاقت ہے کہ جو اپنے دامن میں وہ مقناطیسیت رکھتی ہے کہ دنیا کے تمام شرفا کو آپؑ کے پاس جمع کر لیتی ہے۔ اس اجتماع کے لئے نہ کوئی اعلان کیا جاتا ہے نہ کسی کو دعوت دی جاتی ہے نہ رغبت دلائی جاتی ہے اور نہ کسی کو اس اجتماع میں شرکت کے لئے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ اس اجتماع میں شرکت کے لئے شرکاء ہی جانی و مالی اخراجات کرتے ہیں۔ وہ اپنا وطن چھوڑتے ہیں، رقم خرچ کرتے ہیں اور گھروں کو چھوڑ چھاڑ کر چلے آتے ہیں۔

بعض صاحبانِ نظر دوستوں نے بیان کیا ہے کہ اس اجتماع کو مغربی ممالک کے ادارے کوریج دیتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر بھی اس اجتماع اور اس کے اثرات کو پیش کیا جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ اربعین اور اس کا علاقائی نظام

جب زیارتِ اربعین کا موسم آتا ہے اور یہ ملکوتی اجتماع ملکِ عراق میں نمودار ہوتا ہے تو اس اجتماع کو پوری دنیا دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اسے براہِ راست دنیا دیکھ رہی ہوتی ہے اور اپنی اپنی آرا قائم کر رہی ہوتی ہے۔ چند ماہ قبل جب علاقائی ریاست کے ذمہ داروں سے اللہ کے دشمن کے لئے اس حسینی آتش فشاں اجتماع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس بارے میں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے خاموشی کو ہی غنیمت سمجھا پھر بعد میں جواب دیا کہ یہ حسینی بھونچال کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ یہ روز بروز بڑھے گا ختم نہیں ہوگا۔ ان لوگوں نے اپنے علاقوں میں کوشش کی کہ اس اجتماع کو منتشر کر دیا جائے اور اس کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن یہ ان کے بس میں نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں) سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کفار برا مانیں''[1]

اب عالمی اور علاقائی حکومتوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ اس حسینی طاقت کے سامنے بند نہیں باندھ سکتے۔ اگر وہ اپنی تمام توانائیاں خرچ کر ڈالیں پھر بھی اس ادارے کو وہ نہ

ا۔ سورۃ الصّف۔ آیت: ۸

Presented by Ziaraat.Com

توڑ سکتے ہیں اور نہ اس کے مقابلے میں کوئی اور ادارہ بنا سکتے ہیں۔

ملکِ عراق، مشرقِ وسطیٰ کے قلب میں ہے اور وہ برِاعظم ایشیا اور برِاعظم افریقہ کے سنگم پر ہے۔ علاوہ ازیں وہ مختلف تہذیبوں اور ادیان کے چوراہے پر ہے۔ اس کے گرداگرد مختلف تہذیبیں اور ادیان موجود ہیں۔ وہ ایک دھڑکتا دل ہے اور سیدالشہداحضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اس کے دل کے رابط ہیں۔ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے پاس تمام طاقتیں موجود ہیں۔

مہدوی حکومت کا قیام، حسینی حکومت سے ہی ہے

ابھی تک جو کچھ ہم نے پڑھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرزندِ رسولؐ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اپنے فرزند حضرتِ مہدی (عج) کے ناصر و معین ہیں۔ آپؑ ہی اپنے فرزند کے انقلاب کی تعمیر کر رہے ہیں۔ زیارتِ اربعین کے موقعے پر جو روحانی تربیت ہوتی ہے اس تربیت کے مربی اور اس کے معدن و مصدر حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں۔ آپؑ کی شہادت کے بعد یہ سلسلہ چلا جو صدیوں سے چل رہا ہے۔ اس طرح حضرتِ امامِ مہدی (عج) کے ظہور کی راہیں طے ہو رہی ہیں۔ آپؑ کے انقلاب کے لئے زمین ہموار ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرتِ امامِ زمانہ (عج) اپنے دادا کی نصرت سے اپنے ملکوتی انقلاب کو کامیاب کریں گے۔ یہ نقطہ نہایت ہی اہم اور مہم ہے۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ مہدوی پلاننگ (Planning) کا دارومدار حسینی انقلاب ہی ہے۔ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی الٰہی پلاننگ کے بغیر مہدوی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ ہم اپنے اس مقصد کو دوسرے الفاظ میں یوں پیش کر سکتے ہیں کہ جہاں اہلِ ایمان حضرتِ امام مہدی (عج) سے محبت رکھتے ہیں اس محبت کا سبب آپؑ کے دادا بزرگوار حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اس کا عکس نہیں ہے۔ یہ نقطہ اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ ایمانی عقیدتوں کے مرکز و محور حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں اور ان کی وجہ سے حضرتِ امام مہدی (عج) کائنات کے مرکز ہیں۔ کیونکہ سید الشہداؑ کے مراتب امام زمانہ (عج) کے مراتب پر مقدم ہیں۔ جس طرح کہ زیارت میں ذکر ہے:

"لَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتکُم عَن مَقَامِکُم وَ اَزَالَتکُم عَن

Presented by Ziaraat.Com

مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا"

"اللہ رب العزت کی اس گروہ پر لعنت جس نے آپؑ کو آپؑ کے مقام سے دور کیا اور آپؑ کو اس رتبے سے گرایا جو خدا نے آپؑ کو عطا کیا تھا"

ایک مومن سب سے پہلے اللہ کو تسلیم کرتا ہے۔اس کے بعد اس کے نبیؐ کو اور اسی نبیؐ نے اپنی امت کو اپنے فرزند امام مہدی (عج) کی نصرت کی دعوت دی تھی۔اسی طرح ایک مومن حضرتِ امام علی علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کرتا ہے۔امامؑ نے اپنے پیروکاروں کو کہا تھا کہ وہ حضرتِ امام مہدی (عج) کی نصرت کریں۔اسی طرح جب ایک مومن حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ولایت و امامت پر اعتقاد رکھتا ہے۔تو یہی عقیدہ اس پر حضرتِ امام مہدی (عج) کی محبت و نصرت کو واجب کرتا ہے۔اس محبت کا نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ مہدوی مشروع حسینی مشروع کے ذریعے ہی قائم ہوگا۔

دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہیں گے:

"اے مہدویو! اے اپنے امام (عج) سے عشق رکھنے والو!

اے ظہورِ امامِ زمانؑ کے عشاق جوانو! امام مہدی (عج) کی نصرت کا باب بہت زیادہ وسیع و عریض ہے۔کیونکہ حسینی انقلاب مہدوی انقلاب کی اساس ہے۔ تمام شعائرِ دینیہ کی محافظ حسینیت ہی ہے۔جی ہاں یہ ایک امرِ عظیم ہے۔اس کی طرف توجہ والتفات کرنا واجب ہے"

اس کے بعد زیارتِ اربعین اپنی ذات کے لحاظ سے ایک انقلاب ہے۔اس کا اجتماع، اس کا یہ جمِ غفیر جو کروڑوں نفوس پر مشتمل ہوتا ہے محل تربیت ہے۔ بلکہ ظہور کی تیاریوں کا ایک حصہ ہے۔ اساسِ ظہور، حسینی انقلاب ہے اور حسینی انقلاب زیارتِ اربعین ہے، جس کا اجتماع کروڑوں نفوس پر مشتمل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بین الاقوامی مبصرین، مشاہدین اور زیارتِ اربعین

اس وقت ہر جگہ مواصلاتی باوثوق ذرائع موجود ہیں۔اسی مقام پر ہم اپنی بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ پھر دوبارہ یہ بات نہ کرنا پڑے۔

اربعین کے موسم میں دسیوں لاکھ نفوس دنیا بھر سے کربلا میں جمع ہوتے ہیں اور جب وہ کربلا کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں تو وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ایسی کوئی ایک مثال دنیا بھر کے ترقی یافتہ متمدن ممالک میں دکھائی جائے کہ جہاں اس قدر لوگ جمع ہوں اور حکومتیں پریشان نہ ہوں اور لوگ پرامن رہیں۔لوگوں کی حفاظت بھی ہو رہی ہو اور ان کی غذا و خوراک کا انتظام بھی ہو، ایسا ایک نمونہ دنیا میں دکھا دو، کہیں نظر نہیں آئے گا۔ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اس قسم کا محفوظ اور پرامن اجتماع کہیں نہیں ہوسکتا اور اگر ہوسکتا ہے تو وہ صرف اربعین کے موقعے پر ہی ہوسکتا ہے۔ کروڑوں کا یہ اجتماع ایک خطے ایک منطقے و بقعے میں ہوتا ہے۔دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں اور ان سب کا سفر کربلا میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔جو چند ہفتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایسے اجتماعات کے لئے حکومتیں حکمت عملی اپناتی ہیں، تمام بلدیاتی نظاموں کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ہمارا دعویٰ ہے کہ جس قدر بھی حکومتیں منظم ہو کر انتظام کریں پھر بھی ان کا انتظام ناقص رہے گا۔آپ کے سامنے حجِ بیت اللہ کا سالانہ اجتماع ہے وہ زیادہ سے زیادہ تیس لاکھ تک ہوتا ہے جو چند دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔حکومت کا بھرپور انتظام ہوتا ہے۔انتظامات بھی مکمل ہوتے ہیں۔عالیشان بلڈنگوں میں رہائش

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی حجاج شکایات کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ادھر اربعین کی طرف دیکھیں لوگ سینکڑوں کلومیٹر فاصلہ طے کر رہے ہوتے ہیں۔ انتظامیہ گورنمنٹ ہوتی ہے اور نہ کوئی جماعت، صرف مومنین ہوتے ہیں جو اس پروگرام کو سنبھالے ہوتے ہیں۔ ہر چیز کی فراوانی ہوتی ہے، امن ہوتا ہے، سکھ ہوتا ہے، سکون ہوتا ہے، کسی کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ ہر طرف جذبۂ ایثار کارفرما ہوتا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ کی طرف سے تعینات فوج کے اعلیٰ کمانڈر نے اربعین کے اجتماع کو دیکھ کر کہا تھا:

"میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ اے شیعو! تمہارا کوئی جواب نہیں جس قدر تم مہذب اور متمدن ہو اس طرح دنیا بھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔ تمہاری تہذیب وثقافت کا مقابلہ نیویارک اور پیرس بھی نہیں کر سکتے"

جی ہاں یہ حقیقت ہے۔ یہ تعجب کا مقام نہیں ہے۔ دنیا بھر میں کہیں کوئی اجتماع ہو اس میں اتنے مسائل اور حوادث جنم لیتے ہیں کہ الامان۔

باوثوق ذرائع سے بارہا سنا ہے کہ مغرب کے متمدن ممالک میں جب چند ساعات کے لئے بجلی غائب ہوئی تو انہی ساعات میں ہزاروں حوادث ہوئے۔ لوگوں نے قانونِ امن کی دھجیاں اڑادیں۔

لیکن زیارتِ اربعین کے موقعے پر اس قسم کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ اعجاز ہے۔ یہ اعجاز وہ اعجاز ہے جو اہلِ بیت اطہارؑ کی تعلیمات سے متعلق ہے۔ اہلِ بیتِ رسولؐ نے دنیا کو تہذیب وتمدن وحضارت کا وہ درس دیا جس کا اظہار اربعین کے موقعے پر دنیا کے سامنے آتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ اربعین اور مدینۂ فاضلہ

زیارتِ اربعین کا اجتماع دنیا کے سامنے مدینۂ فاضلہ کا سامان پیش کرتا ہے۔ ہر سال اہلِ ایمان کی طرف سے اس کی تجدید ہوتی ہے۔ ہر نئے سال کی شان وشوکت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ حکما، اہلِ دانش وبینش اور معاشرتی امور کے ماہرین نے مدینۂ فاضلہ کی بہت سی تفسیرات کی ہیں۔ ان تفسیرات میں سے ایک تفسیر یہ ہے کہ جس شہر کے نظام کو چلانے کے لئے اور اس کو کنٹرول کرنے کے لئے کسی کنٹرولر، میئر اور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ضرورت نہ ہو اور اس کا نظام خود بخود چل رہا ہو۔ اس شہر کے باسی عقل وروح اور علم وعمل کے اعتبار سے اس قدر بالغ ہوں کہ وہ حقوق کے پاسبان ہوں، نگہبان ہوں اور نگران ہوں۔ وہ اتنے مہذب ہو چکے ہوں کہ اپنی تربیت کے لئے کسی غیر کے محتاج نہ ہوں۔ جی ہاں! یہ سب کچھ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب شہر کے تمام لوگوں کے عزائز پر عقل وشعور اور نور وہدایت کا غلبہ ہو۔ ان عزائز کی بات ہو رہی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف انسان کے ساتھ اترے تھے جس طرح قرآنِ مجید میں آیا ہے:

وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

''اور ایک مدت تک زمین ہی تمہارا قیام اور سامان زیست ہوگی''[1]

---

[1] سورۃ بقرۃ:۳۶

Presented by Ziaraat.Com

قرآنِ مجید نے انسانی حرص و ہوس اور اس کے فسادات کے بارے میں فرمایا:

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

''فرشتوں نے کہا! کیا تو زمین میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا؟ جب کہ ہم تیری ثناء کی تسبیح اور تیری پاکیزگی کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا! (اسرار خلقت بشر کے بارے میں) میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے''[۱]

جی ہاں! یہ حقیقت ہے کہ جب انسانی عقل کامل ہو جائے اور قلب پر معنویت و روحانیت کا غلبہ ہو جائے تو اس وقت انسانی معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے اور جنت کا سا سامان پیش کرتا ہے۔ اربعین کا جمِ غفیر ایک پرامن اجتماع ہوتا ہے جس میں ہر طرف جذبۂ ایثار کی حکمرانی نظر آتی ہے۔ حقیقت میں یہ حسینیت کا مظاہرہ ہے جس سے دنیا کی بے دین طاقتیں خوف زدہ ہیں۔ ان کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ ان کی دنیا میں بھونچال آ چکے ہیں، ان کے تخت لرز رہے ہیں اور ان کے سروں سے تاج اچھل رہے ہیں۔ ان باتوں کا اظہار انہی حکمرانوں نے اپنے ایوان میں کیا ہے۔

زیارتِ اربعین کے اس نورانی اجتماع کو رسم و رواج نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ تو عبادتِ الٰہیہ ہے۔ یہ ایک عبادی مظاہرہ ہے اور بشریت کے لئے صاف و شفاف آئینہ ہے۔

۱۔ سورۃ بقرۃ: آیت: ۳۰

Presented by Ziaraat.Com

تکامل وتضامن اوراخلاق کے جتنے مفاہیم ہیں وہ سبھی اربعین کے اجتماع سے ہی ممکن ہیں۔ اسی میں اقتصادی اور امنی راز مضمر ہیں۔ اس وقت بشر کو جتنی روحانی بیماریاں لاحق ہیں ان سب کا علاج یہی نورانی اجتماع ہے۔ یہ اجتماعِ حسینی منہاج و مدرسے کا حصہ ہے۔

آیئے اوراس فاضل اورنورانی ملکوتی اجتماع کو دیکھیے۔ وہ نفوس جو زیارتِ اربعین کے موقعے پراس اجتماع میں ہوتے ہیں، وہ اپنے آپ کو روحانی اورنورانی معراج کے ماحول میں پاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کوسکون وراحت کی پرنور وادی میں پاتے ہیں۔ چشمۂ سلسبیل کی خنک اور معطر ہوائیں ان پر چل رہی ہوتی ہیں۔ اس وقت ان کے قلوب میں وہ سکون ہوتا ہے جس سکون کا انسان متلاشی ہے۔ وہ اپنے آپ کو جنت الفردوس کے باغوں میں چلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ وہ اس وقت یہی آرزو کرتے ہیں کہ وہ زندگی بھر یہیں رہ جائیں اوراس اجتماع سے جدا نہ ہوں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک مومن اس نورانی اجلاس میں شرکت کرتا ہے جو شعائر حسینی پر مشتمل ہوتا ہے تو وہ اس دوران اس نورانی اجتماع میں اپنے آپ کو اللہ کا حقیقی عبد جانتا ہے اوراپنے آپ کو اپنے خالق کی بارگاہِ اقدس میں دیکھتا ہے اور راحت و استراحت محسوس کرتا ہے۔

جب اس نورانی اجتماع میں شریک ہونے والا فرد اپنے گھر کی طرف واپس جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے وہ جنت وخبان سے باہر چلا گیا ہے۔ جی ہاں! حقیقت یہی ہے کہ جب ہم اس اجتماع سے نکلتے ہیں تو اپنے آپ کو حسینی جنّت سے دُور خیال کرتے ہیں کیونکہ ہم چند لمحات پہلے حسینی جنّت میں تھے۔ جس طرح کہ فرمان ہے:

Presented by Ziaraat.Com

"مَن اَقبَلَ عَلَینَا اَقبَلنَا عَلَیهِ وَمَن اَدبَرَ عَنَّا اَدبَرنَا عَلَیهِ"

''جو ہماری طرف متوجہ ہوتا ہے ہم اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور جو ہمیں پشت کرتا ہے ہم اسے اپنے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں''

جب اہلِ ایمان اہلِ بیتؑ کے مدرسے کو تسلیم کرتے ہیں تو وہ اس وقت نورانی فضاؤں میں رہ رہے ہوتے ہیں۔ وہ اس وقت تہذیبِ انسانی کی معراج کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اس وقت ہر قسم کی کثافتوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم سید الشہداؑ کی قیادت میں روحانیت و معنویت کی فضاؤں میں سیر کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس کائنات میں اگر بشریت کو الٰہی تہذیب کے اصولوں سے کوئی ہستی مہذب بنا سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف سید الشہداؑ کی ہستی ہے، ان کے سوا کوئی دوسرا یہ کٹھن کام نہیں کر سکتا۔ چاہے وہ کوئی ہو یا کتنا بڑا علّامہ ہی کیوں نہ ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ ملکوتی اسوہ

امیر المومنین حضرتِ علی علیہ السلام نے ایک دن اپنے فرزند حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام سے فرمایا:

"یَا اَبَا عَبۡدِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ اَنۡتَ قِدَمًا"

"اے ابو عبداللہ! آپ روز ازل سے ہی اسوہ ہیں"

یعنی اے حسینؑ آپ زمانۂ قدیم کے تمام انبیا اور بزرگواروں کے لئے صبر و استقلال کی ایک مثال ہیں۔ یہ آپؑ کی منقبت اور آپؑ کا معجزہ ہے۔ اسی چیز کا ہم اپنے اس زمانے میں مشاہدہ کرر ہے ہیں۔ حسینی دروازہ اور آپؑ کا سفینہ بہت زیادہ وسیع و عریض ہے۔ بنی آدم کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ تمام ادوار کے حالات و واقعات تاریخ کے دامن میں محفوظ ہیں۔ ہر دور مصائب و آلام سے ماموز نظر آتا ہے۔ موجودہ ادوار کے مختلف نظام ہائے حکومت بھی انسانی معاشروں میں امن قائم نہیں کر سکے۔ چاہے وہ اشتراکیت ہو، یا راسمالیت ہو یا جمہوری نظام ہو سب ناکام ہیں۔ اگر انسان کو سکھ چین، امن وسکون حاصل ہوسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف سید الشہداؑ کے انقلاب کی قیادت ہی سے ہے۔ یہ وہ مدرسہ ہے جس کی کوئی جغرافیائی حدود نہیں ہیں۔ یہ مدرسہ پوری کائنات پر محیط ہے۔ اگر اس دنیا کو امن کے گہوارے کی ضرورت ہے تو وہ مضبوط وتوانا قیادت کو قبول کرے۔ وہ قیادت سید الشہداؑ کے انقلاب میں موجود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرتِ امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اے ابوعبداللہ! آپ زمانۂ قدیم سے ہی کائنات کے لئے اسوہ ہیں۔ جی ہاں! حسینی انقلاب کے اثرات واقعۂ عاشورا کے بعد سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ اس اسوہ کا تعلق انبیا کی آمد کے ساتھ ہے۔ ہر نبی اور اس کے وصی کے سامنے آپ کی قربانی کا ذکر کیا گیا تاکہ انہیں آپ کی دردناک جدوجہد سے توانائی ملے اور وہ اپنی مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اللہ رب العزت نے اپنے انبیا کو حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی داستان کی وحی اس لئے کی تھی کہ وہ اپنے مصائب پر صبر کر کے کامیابی حاصل کریں۔ جب انبیا کے سامنے اس واقعے کا ذکر کیا جاتا تھا تو وہ رونے لگ جاتے تھے۔ یہ ایک الٰہی تربیت کا طریقہ تھا جو اللہ نے اپنے انبیا کو عطا کیا تاکہ وہ اس نقطۂ کمال تک پہنچیں جو اللہ کی طرف سے معین و مقرر ہے۔

جب میدانِ کربلا میں حسینی مصائب کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو اس میں ہر قسم کی آزمائش و ابتلا موجود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حسینی مصائب اور انبیاؑ کی تربیت

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی حیات اور سیرتِ مبارکہ، روزِ اول سے انبیا علیہم السلام کے لئے ایک تربیتی درس تھی۔ اس بات کو صبر و تحمل، اخلاص و خلوص اور دوسرے کمالاتِ عظیمہ میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے دوسرے پہلو بھی ہیں۔ جب انبیاؑ کے سامنے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے مصائب بیان ہوتے تو وہ رونے لگ جاتے تھے۔ ان کے سامنے سید الشہداؑ کی مظلومیت کی دردناک داستان اس لئے پیش کی جاتی تھی تاکہ وہ اللہ کے خوف سے گریہ کریں، ان کا رونا حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے لئے حزن ہوتا تھا۔ گریہ روح کی رقت کا سبب ہے۔ رقتِ قلبی انسان میں تواضع پیدا کرتی ہے۔ یہ کیفیت عزائیزی ہیجان کا خاتمہ کرتی ہے۔ جب ہیجان ختم ہوتا ہے تو عقل کامل ہوتی ہے کیونکہ عقل کی خواہشات لامحدود ہیں۔

جہاں تک آئمۂ اہلِ بیت علیہم السلام کا طریقہ ہے وہ روایات میں موجود ہے۔ حضرتِ امام زین العابدین علیہ السلام واقعۂ کربلا کے بعد چالیس سال اس دنیا میں رہے۔ آپؑ نے اپنے والدِ بزرگوار پر بہت زیادہ گریہ کیا حتیٰ کہ آپؑ کا شمار ان پانچ ہستیوں میں ہونے لگا جنہوں نے کثرت کے ساتھ گریہ کیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ''رونے والے پانچ ہیں۔ حضرتِ آدمؑ، حضرتِ یعقوبؑ، حضرتِ یوسفؑ، حضرتِ فاطمۃ الزہرا(س) اور امام علی ابن الحسینؑ۔

حضرتِ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے والدِ بزرگوار پر بیس یا چالیس سال گریہ کیا تھا۔ جب آپؑ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا تو آپؑ رو دیتے تھے۔ جب آپؑ سے آپؑ کے ایک خادم نے کہا: ''اے فرزندِ رسولؐ! آپؑ پر قربان جاؤں۔ اگر آپؑ کی یہی حالت رہی تو آپؑ بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے''

آپؑ نے فرمایا: ''میرا رونا اور میرا غم و حزن اللہ رب العزت کے لئے ہے۔ میں کیا کروں جب میں اپنے بابا کی شہادت کو یاد کرتا ہوں تو بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات شروع ہو جاتی ہے''[1]

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرتِ امامِ سجادؑ کی اس انداز میں تربیت کی تھی کہ ان کی زندگی کو اللہ رب العزت کی ریاضت میں بدل دیا۔ آپؑ اللہ رب العزت کی خوشنودی و رضوان کے لئے اپنے بابا کو روتے تھے۔ آپؑ کا رونا کربلا کے پیغام کی تبلیغ و ترویج تھا۔

حضرتِ امامِ سجاد علیہ السلام نے اپنے اس گریے کے اسلوب میں کربلا میں ہونے والے مظالم کو بیان کیا۔ اس مضمون سے متعلق فریقین کی بہت سی روایات ہیں جنہیں شیخ امینی[2] نے پندرہ مجالس میں جمع کیا ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام پر اپنی زندگی میں کئی دفعہ گریہ کیا۔

---

(۱)۔ البحار: ج:۳۶

(۲)۔ سیدتنا وسنناعلامہ امینی صاحب الغدیر

Presented by Ziaraat.Com

سید شرف الدین[۱] نے اس موضوع پر کام کیا ہے کہ جس دن سید الشہدؑ[۱] پیدا ہوئے، پھر ولادت کے ساتویں روز اور اس کے بعد حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خانۂ اقدس میں، پھر ایک دفعہ اپنی گود میں آپؑ پر گریہ کیا۔

سیرت نبوی کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ سفر میں ہوتے تو وہیں اپنے نواسے پر رونے لگتے تھے۔ کبھی تو آپؐ روئے اور کبھی ملائکہ کے ساتھ روئے۔

وہ روایت بھی موجود ہے کہ جب آپؐ کے پاس امام علیؑ اور حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں تو ان کی موجودگی میں گریہ کیا۔ آپؐ اپنی اکثر مجالس میں اپنے مظلوم شہزادے کے مصائب پر رونے کے لئے لوگوں میں رغبت پیدا کرتے تھے۔

سید الانبیا حضرتِ محمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزتوں اور عظمتوں کو سلام۔ آپؐ کے مقامات کا کون مقابلہ کر سکتا ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ حسینی نور آپؐ کی ذات کو متاثر کرتا تھا۔ نورِ نبوت نورِ حسینی سے بہت زیادہ عظیم ہے لیکن حسینی نور نبیؐ کے بدن مبارک کو متاثر کرتا تھا کیونکہ حسینؑ آپؐ سے تھے اور آپؐ انہی سے تھے۔

"حُسَین مِنِّی وَ اَنَا مِنَ الحُسَینِ"

"حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں"

یہ بات بھی مخفی نہیں ہے کہ جسم نبیؐ اور روحِ نبیؐ حسینؑ کے جسم اور روح سے بلند و بالا ہیں۔ لیکن جب ان احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو اہلِ بیتؑ سے مروی ہیں تو ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرمؐ کے جسم اور روح مبارک کو جو منزلت حاصل ہے اسی منزلت کا حصہ امامِ حسینؑ کا بدن اور روح ہے۔ جس کا تعلق عالمِ خلقت سے ہے کیونکہ

---

(۳)۔ المجالس الفاخرہ فی ماتم العترۃ الطاہرہ

Presented by Ziaraat.Com

اللہ سبحانہ نے سب سے پہلے اپنے نبیؐ کے نور کو خلق فرمایا تھا۔ پھر امام علیؑ کے نور کو، پھر حضرتِ فاطمہ (س) کے نور، کو ان کے بعد امامِ حسنؑ کے نور کو اور ان کے بعد حضرتِ امام حسینؑ کے نور کو پیدا کیا تھا۔ ان کے بعد باقی آئمۂ معصومینؑ کے انوار کو خلق فرمایا۔[۱]

یہی وہ شبیہ ہے کہ جب ہم حضرت فاطمہ (س) کے مقامات کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے سامنے حدیث آ جاتی ہے کہ ''فاطمہ (س) اپنے باپ کی ماں ہیں'' اس لحاظ سے سیدہ زہرا (س) اپنے باپ حضرتِ محمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں ہیں اور آپؐ ان کے باپ اور سید و آقا ہیں۔

سیدہ زہرا (س) کا نور ایک اور چیز ہے اور آپؑ نبیؐ کے لئے جو نفسِ نازلہ ہیں یہ ایک اور پہلو ہے۔ جو منزلت آپؑ کے والدؐ کی ہے وہی آپؑ کو نصیب ہے۔

یہی قانون قرآن اور عترت میں کارفرما ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ قرآنِ مجید ثقلِ اکبر ہے۔ دوسری بعض روایات میں عترت کو ثقلِ اکبر کہا گیا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے متناقض نہیں ہیں۔ ان مذکورہ دونوں طبقوں میں سے ہر طبقہ اسی فضیلت سے متصف ہے۔ اسی عترت کے بھی طبقات ہیں جس طرح کہ قرآنِ مجید کے طبقات ہیں۔ قرآن، عترت کی منزلت پر ہے اور عترت، قرآن کی منزلت پر تو اس لحاظ سے عترت ثقلِ اکبر ہے۔

قرآنِ مجید کے طبقات جو عالی و متعالی ہیں ان کی وہی منزلت ہے جو عترت کی ہے تو اس لحاظ سے قرآنِ کریم ثقلِ اکبر ہے۔ حیث المجموع سید الانبیاؐ ہی سید الانبیاؐ ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ

''یَا اَحمدُ لَولَاكَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاكَ وَلَولَا عَلِي لَمَا خَلَقتُكَ

(۱)۔ بحارالانوار۔ ج: ۵۳۔ ص: ۱۴۲

Presented by Ziaraat.Com

وَلَوْلَا فَاطِمَةَ لَمَا خَلَقْتُكُمَا"

"اے احمدؐ! اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا، اگر علیؑ نہ ہوتے تو میں آپؐ کو پیدا نہ کرتا، اگر فاطمہ (س) نہ ہوتیں تو میں آپ دونوں کو پیدا نہ کرتا"[۱]

اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ حضرتِ فاطمہ (س) کی فضیلت نبیؐ اور علیؑ سے زیادہ ہے۔ یا علیؑ کے فضائل پیغمبرؐ کے فضائل سے زیادہ ہیں (العیاذ باللہ)۔ اس سے مقصود وہ بات ہے جو ابھی ہم نے پیش کی ہے۔ یہ بالکل اس حدیث "علی منی وانا من علی" اور "حسین منی وانا من الحسین" کی نظیر ہے۔[۲]

نہضتِ حسینی کا پیغام یہ ہے کہ وہ نبیؐ کے تمام پروگراموں کی وارث ہے۔ نبیؐ کی نبوت و رسالت کے انقلاب کی پاسبان، نہضتِ حسینیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ، علیؑ اور فاطمہ (س) اور ان کی ذریت نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے مصائب پر ماتم و گریے کا اہتمام کیا۔ روایات کے مطابق تمام انبیاؑ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے روضے کی زیارت کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے ارواح، اللہ سبحانہ سے اجازت لے کر روضۂ حسینؑ پر آتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں۔[۳]

اسی طرح سید الشہداؑ کا باقی آئمۂ طاہرینؑ کے ساتھ یہی حال ہے۔

زیارتِ ناحیہ میں حضرتِ امامِ زمان (عج) افرمان ہے:

"فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحاً وَمَسَاءً وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَماً"

---

(۱)۔ مجمع النورین۔ مرندی۔ ص: ۱۲

(۲)۔ کامل الزیارات۔ ص: ۱۱۶

(۳)۔ التہذیب۔ ج: ۶، ص: ۴۹ ...... الوسائل۔ ج: ۱۰، ص: ۳۶۵ ...... نور العین: ۱۵

Presented by Ziaraat.Com

''میں صبح وشام آپ پر ندبہ کروں گا اور آنسوؤں کے بدلے خون روؤں گا''

اسی اعتبار سے کہنا پڑتا ہے کہ سید الشہداؑ روزِ ازل سے لے کر آج تک اس کائنات کے لئے اسوہ ہیں۔ جس طرح کہ حضرتِ امیر علیہ السلام کا فرمان ہے۔[1]

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی قربانیاں جس طرح سابقہ انبیا کے لئے اسوہ ہیں اس طرح باقی تمام معصومین کے لئے اسوہ ہیں۔

صبر وتحمل، زہد وریاضت میں سب کے لئے اسوہ ہیں۔ اس لئے حضرتِ امیر علیہ السلام نے فرمایا تھا:

''یَا اَبَا عَبدِاللّٰہِ اُسوَۃٌ اَنتَ قِدماً''

''اے حسینؑ! آپ روزِ ازل سے اسوہ ہیں''[2]

(۳)۔التہذیب۔ج:۶،ص:۴۹......الوسائل۔ج:۱۰،ص:۳۶۵......نور العین:۱۵

۲۔کامل الزیارات۔ص:۱۴۹ف

Presented by Ziaraat.Com

حضرتِ امامِ حسینؑ عراق اور اسکے مضافات کے حکمران ہیں

حسینؑ کی حکمرانی انسانی قلوب پر ہے

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام چودہ سو سال پہلے شہید ہوئے تھے لیکن اس دن سے لے کر آج تک آپؑ کی اس قربانی نے تمام عالم کو متاثر کر رکھا ہے۔ ہم اسی بات کا مشاہدہ زیارتِ اربعین کے موقعے پر کرتے ہیں۔ حکومتوں کے ہاتھوں سے نظام امر نکل کر حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ اس لئے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زیارتِ اربعین کے موقع پر عراقی حکومت کا تمام نظام امامؑ کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔

ہم شرطیہ کہتے ہیں کہ اگر اسلامی ممالک کے لوگوں سے اربعین کے موقعے پر عراق جانے کی پابندیاں اٹھالی جائیں تو ان تمام ممالک کے بہت سے لوگ اس اجتماع میں شریک دکھائی دیں۔ حتیٰ کہ مغربی ممالک کی عوام کو ان کی حکومتیں نہ روکیں تو وہ بھی ادھر کھنچے چلے آئیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس لئے ہے کہ سید الشہداؑ نے بشریت کی کچھ اس انداز سے تربیت کی ہے کہ وہ جنت کی سیر سمجھ کر ادھر چلے آتے ہیں۔ کیونکہ آپؑ کی حکومت انسانی قلوب پر ہے۔ انسان تو انسان ملائکہ بھی آپؑ کی زیارت کے لئے آمد و رفت رکھتے ہیں۔

حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

''زمین و آسمان میں کوئی ایسا فرشتہ نہیں ہے کہ وہ اللہ رب العزت سے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کا سوال نہ کرے۔ فرشتے فوج در فوج روضہ حسینؑ و پر آتے ہیں اور زیارت کر کے پھر چلے جاتے ہیں۔[۱]

---

(۳)۔التہذیب۔ج:۶،ص:۴۹......الوسائل۔ج:۱۰،ص:۳۶۵......نور العین:۱۵

Presented by Ziaraat.Com

عبادت کی طرف چلنا عبادت ہے

فقہی قاعدہ ہے کہ عبادت کرنے کے لئے سفر کرنا عبادت خداوندی میں شمار ہوتا ہے۔[۱]

ہمارے پاس بہت سی نصوص ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ سید الشہداؑ کے روضے کی طرف سفر کرنا اس طرح ہے جس طرح حضرتِ امیر علیہ السلام اور باقی ائمہؑ کے روضوں کی طرف سفر کرنا ہے۔ ہر قدم پر ایک مقبول حج اور مقبول عمرے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

ہم کچھ روایات یہاں درج کرتے ہیں:

بشیر ذہان سے روایت ہے کہ میں نے حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ نے فرمایا:

''اے بشیر! جب تم میں سے کوئی آدمی دریائے فرات کے کنارے پر غسل کرتا ہے اور حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی قبرِ مبارک پر آتا ہے اور وہ امامؑ کے حق کا عارف بھی ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ اسے اس کے ہر قدم کے عوض جو وہ زمین پر رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے ایک سو مقبول حج کا ثواب عطا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک سو عمرے، ایک سو غزوے جو کسی نبی کی معیت میں لڑے گئے ہوں کا ثواب عطا کرتا ہے''۔[۲]

حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

---

(۱)۔عروۃ الوثقیٰ (بحث حج)

(۳)۔التہذیب۔ج:۶،ص:۴۹......الوسائل۔ج:۱۰،ص:۳۶۵......نور العین:۱۵

Presented by Ziaraat.Com

''حضرتِ امامِ حسینؑ کی قبرِ مبارک کی زیارت کیلئے پیدل چلنے کا ثواب ہر مستحب عبادت سے بہت زیادہ ہے''۔[۱]

---

(۱)۔وسائل الشیعہ۔ج:۱۱۔ص:۷۸

Presented by Ziaraat.Com

موسمِ اربعین کی حرمت

یہاں ایک اور شرعی قاعدہ ہے۔ کچھ ایسے محترم مقامات ہیں جن کا احترام واجب ہے۔ اس اعتبار سے وہ عزت و احترام کے مالک ہیں۔ ان کی جغرافیائی حیثیت بھی محترم ہے جس طرح کہ کعبہ ہے وہ مسجد الحرام ہے۔ اس کی اپنی حرمت ہے مکہ محترم ہے کیونکہ اس میں مسجد الحرام ہے اس طرح مواقیت میں وہ سب محترم ہیں۔

اسی طرح مدینے کا حرم ہے۔ نبی کریمؐ نے اسے حرم بنایا جس پر مسجدِ نبوی محیط ہے۔

اسی طرح حضرتِ امیر المومنین علیہ السلام کا روضۂ مبارک ہے جس کا ذکر شیخِ طوسیؒ نے کیا ہے۔ حضرتِ امیر علیہ السلام کے حرم میں مساجدِ اربعہ کی طرح مسافر کو اختیار ہے کہ وہ نماز قصر پڑھے یا تمام پڑھے۔ مسجدِ کوفہ میں تمام نماز پڑھنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وہ حضرتِ امیر علیہ السلام کا حرم ہے اور آپؑ کی قبرِ مبارک حرم کا موضع و مرکز ہے۔

حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ رب العزّت کے علم میں یہ محفوظ ہے کہ نماز اتمام چار مقامات پر ہے۔

(۱)۔ حرم اللہ

(۲)۔ حرمِ رسولؐ

(۳)۔ حرمِ امیر المومنینؑ

(۴)۔ حرمِ حسین بن علیؑ ۲

---

(۳)۔ التہذیب۔ ج:۶، ص:۴۹...... الوسائل۔ ج:۱۰، ص:۳۶۵...... نور العین: ۱۵

(۲)۔ التہذیب۔ ج:۵، ص:۲۲۵

Presented by Ziaraat.Com

حقیقی حرم امیر المومنین علیہ السلام کی قبرِ مبارک ہے۔ مسجدِ کوفہ اس میں داخل ہے۔

حضرت شیخِ طوسیؒ، سید مرتضیٰؒ، ابنِ جنیدؒ، شیخ حسینِ عصفوری نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ:

نجفِ اشرف اور باقی تمام ائمہ معصومین کے مشاہدِ مقدسہ میں نمازی کو اختیار ہے کہ وہ قصر پڑھے یا پوری نماز پڑھے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ جو جگہ مقدس ہوتی ہے تو اس کے اردگرد والی جگہ بھی اس کی وجہ سے مقدس اور محترم ہو جاتی ہے کیونکہ مقدس جگہ اپنے اردگرد کے ماحول کو تقدس عطا کرتی ہے۔ پس ہر جغرافیائی میقات یا زمانی میقات کے لئے حریم ہے اس کی بہت زیادہ مثالیں ہیں جن کے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

اس بات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اربعین کے دن سے قبل اور بعد والے ایام اربعین کے دن کے حریم ہوتے ہیں۔ اربعین کا ایک موسم ہے جس طرح کہ حج کا ایک موسم ہے۔

یہ وہ امر ہے کہ شریعت میں جس کے بہت سے دلائل موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

جدید سیکولرزم (Secularism) اور زیارتِ حسینؑ

بعض سیکولرز کا کہنا ہے کہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے روضۂ اقدس کی طرف جانے سے لوگوں کا نقصان ہوتا ہے۔ لوگوں کو اپنے امور سے چھٹی کرنا پڑتی ہے۔ مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس طریقے سے لوگوں کے درمیان ایک جمود پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ جمود نقصان دہ ہے۔ ان میں کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ جو تہذیب اور تمدن کا قیام بدن اور مادے کی ضروریات کو سمجھتے ہیں، جن چیزوں کا روح سے تعلق ہے وہ ان کے شمار میں نہیں آتیں۔ وہ اس میں نہ تہذیب دیکھتے ہیں اور نہ ترقی دیکھتے ہیں۔ زیارتِ اربعین کے موقعے پر لوگوں کو اپنی ملازمت اور کاروبار سے چھٹی کرنا پڑتی ہے۔ اس سے زندگی اور روزگار معطل ہو جاتے ہیں۔ معاشرے پر اچھے اثرات نہیں پڑتے۔

جی ہاں! یہ بات وہ لوگ کرتے ہیں جو تہذیب و تمدن کو صرف جسمانی ضروریات تک محدود جانتے ہیں لیکن جہاں بات جسم کی ہے وہاں روح کی اس سے پہلے ہے۔ جب اس الٰہی و ربانی گولڈن جوبلی میں شرکا شرکت کرتے ہیں تو اس میں شرکا کا طرز و طریقہ بدل جاتا ہے۔ اخوت و ایثار کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ ہر آدمی میں عاجزی و انکساری دکھائی دیتی ہے۔

ہر ملک میں تعطیلات ہوتی ہیں، ادارے بند ہوتے ہیں، دفتر کام چھوڑتے ہیں اسی طرح مغربی ممالک کا حال ہے۔ وہاں بھی تعطیلات کا رواج ہے۔ عیدوں اور

Presented by Ziaraat.Com

تہواروں کے ایام ہیں۔ اس معاشرے کے لوگ ان تہواروں میں وہ کام کرتے ہیں جسے جسمانی تسکین سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ جسمانی سکون و تسکین کو وہ تہذیب و تمدن خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقی تہذیب وہ ہے جس میں بدن اور روح دونوں کی تعمیر ہو، کیونکہ الٰہی تخلیق کا راز بھی اسی میں ہے۔ انسان بدن اور روح کا مرکب ہے۔

وہ لوگ جو صرف مادے کی بات کرتے ہیں اور روح کی نہیں کرتے اور ماں کے طواف میں ہی نجات سمجھتے ہیں۔ کیا ان کے سامنے حجِ بیت اللہ کا پروگرام نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کے لئے تین ماہ مقرر کر دیے ہیں۔ حالانکہ مناسکِ حج دو ہفتوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سال کے ہر ماہ میں ایک عمرہ مستحب قرار دیا ہے اور اس نے اپنے گھر کو بنی آدم کے لئے امن کا گہوارہ بنایا ہے کہ وہ سارا سال اس میں حاضری دے سکتے ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے تاکہ روح اور مادے اور دنیا و آخرت کے درمیان توازن برقرار رہے۔ اس دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہاں اگر ہے تو وہ آخرت کے ساتھ ہے۔

آخرت کا راستہ اسی دنیا سے گزرتا ہے۔ اگر روح مر جائے تو مادہ مر جاتا ہے۔

حقیقی زندگی اس دنیا اور مادے سے نہیں مل سکتی، دنیا اور مادے کے ایجنڈے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اصل ایجنڈا، حیاتِ انسانی کا ایجنڈا روح کی زندگی پر مشتمل ہے۔

مغربی ممالک نے سوشلزم کو متعارف کرایا کہ اس میں نظامِ حیات ہے۔ اس کی حالت دنیا کے سامنے ہے۔ جن لوگوں نے اس میں نجات دیکھی تھی انہیں اس کے ذریعے نجات نہ ملی۔ کیونکہ جب کچھ لوگ الٰہی نظام کے مقابلے میں اپنے نظام تشکیل دیتے ہیں تو وہ نظام حرص و ہوس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں دیتے۔ الٰہی نظام ہی انسان کو

Presented by Ziaraat.Com

نجات دیتا ہے۔

جب چند دنوں کے لئے کسی اجتماع میں صالح اشخاص کا ذکر کیا جاتا ہے تو بہت سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ ان اجتماعات کو ہلاکت سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ ایسے اجتماعوں میں صالحین کے تذکرے سے حیوانی عزائز ہلاک ہوتے ہیں۔ روح کو تقویت اور زندگی ملتی ہے۔ حرص و ہوس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ بداخلاقی کا قلع قمع ہوتا ہے۔

ہمارا ایسے لوگوں سے یہ سوال ہے کہ حکومتیں جب اپنی رعایا کے اخلاق سنوارنے کے لئے رقوم خرچ کرتی ہیں تو کیا یہ ہلاکت ہے؟ ہاں اگر ہلاکت ہے تو ان عادات کی ہلاکت ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ حکومتیں تہذیب وتمدن کے لئے خرچ کرتی ہیں۔ اس میں دولت بھی خرچ ہوتی ہے اور وقت بھی خرچ ہوتا ہے۔ کیا یہ اخراجات بے فائدہ ہیں؟ ضائع ہیں؟ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟ ان اخراجات سے لوگ مہذب بنتے ہیں۔ ان کے اخلاق شائستہ ہوتے ہیں۔ لوگ اصلاحی مجالس کا قیام کرتے ہیں۔ ان میں اصلاحِ نفس کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ کامیاب زندگی کے اصول بتائے جاتے ہیں۔ ان مجالس پر وقت بھی خرچ ہوتا ہے اور مال بھی خرچ ہوتا ہے۔ اس طرح آپ کے سامنے حکومتوں کے عسکری انتظامات ہیں۔ وہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے جوان بھرتی کرتے ہیں۔ پھر ان کی عسکری اصولوں پر تربیت کرتے ہیں۔ حکومت اور ان جوانوں کا وقت خرچ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی حکومت کا مال خرچ ہوتا ہے۔ بتائیے کیا یہ پروگرام فضول ہیں اور بے فائدہ ہیں؟

حکومتیں یہ پروگرام اس لئے کرتی ہیں کہ ملک کی سرحدیں محفوظ ہوں اور پھر ملک

Presented by Ziaraat.Com

میں اٹھنے والے فسادات کا خاتمہ ہو۔ جن جوانوں کو اس مشن کے لئے تیار کیا جاتا ہے تو جہاں ان کی جسمانی تربیت ہوتی ہے وہاں ان کی روحانی تربیت بھی ہوتی ہے کہ جب قربانی کا وقت آئے تو وہ اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ جی ہاں! جب اہلِ بیتِ اطہارؑ کے فضائل، مصائب اور فرمودات مجالس میں بیان کئے جاتے ہیں تو حاضرینِ مجلس کی روحانی تربیت ہوتی ہے۔ ان میں جرأت وشجاعت اور حماسہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ کے سامنے جنوبی لبنان کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اسرائیل نے گزشتہ پچاس سال سے دنیائے عرب کو ذلیل ورسوا کر رکھا تھا۔ آئے دن ان پر حملے کرتا اور ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیتا تھا۔ وہ لبنانی جوان اٹھے جن کی مجالسِ امامِ حسین علیہ السلام میں تربیت کی گئی تھی۔ انہوں نے یا حسینؑ یا ابا الفضل العباسؑ کے نعروں کی گونج سے اسرائیل کو اس کی اپنی حدود میں محدود کر دیا۔ اس کی نت نئے دن کی جارحیت سے ہمیشہ کے لئے روک دیا۔ اہلِ لبنان کو یہ طاقت وقوت کہاں سے حاصل ہوئی؟ جی ہاں! انہیں یہ طاقت اس طاقت کے سرچشمہ سے حاصل ہوئی جسے حسینی عزا کہا جاتا ہے۔

اس زمانے کو یاد کیجئے جب عراق پر بعث پارٹی کی حکومت تھی اور صدام نے ملکِ عراق میں خون کی ہولی کھیل رکھی تھی۔ شعائرِ حسینیؑ سے ہی ان مظالم کا مقابلہ کیا گیا۔ صدام کے بعد جب عراق میں تکفیری گروپ نے فساد برپا کیا تو اس دہشت گرد گروپ کا کس نے مقابلہ کیا؟ حسینی جیالوں نے مقابلہ کیا۔ ہمیشہ کے لئے ان کا منہ بند کر دیا۔ جب شعائرِ حسینی میں اس قدر طاقت وقوت ہے تو پھر اقوامِ عالم اس طاقت سے کیوں استفادہ نہیں کرتیں۔

جب قرآنِ کریم کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس سے یہ درس ملتا ہے کہ رونا قابلِ تعریف ہے۔ بہت زیادہ ہنسنے سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ جب انسان گریہ کرتا ہے تو اس

Presented by Ziaraat.Com

میں وہ عزائز جو حیوانی ہوتے ہیں، کمزور ہوتے ہیں اور انسانی عزائز کو طاقت وقوت ملتی ہے۔ جب انسان کثرت کے ساتھ ہنستا ہے تو اس میں حیوانی عزائم قوت پکڑتے ہیں۔ انسان میں انسانیت اور طغیان کی سی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ انسان ہمیشہ وعظ و نصیحت کا محتاج ہے تاکہ اس میں انسانی صفات پیدا ہوں اور وہ رذائل سے محفوظ رہے۔ بکا اور حزن سے مسئولیت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

جدید دور کے ان نام نہاد روشن فکر صاحبان کو ہماری مذکورہ بحث میں غور کرنا چاہیے کہ اہلِ بیتِ اطہارؑ کے ذکر کی مجالس میں روح کو زندگی ملتی ہے۔ اگر روح زندہ ہے تو پھر بدن بھی زندہ ہے۔

تعجب ان متدین حضرات پر ہوتا ہے جو اہلِ بیتؑ کی تعزیت کی مجالس کی مخالفت کرتے ہیں کہ اس پر مال اور وقت خرچ ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارتِ حسینؑ ہی تذکیر و تکرار کا راز ہے

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ سید الشہدا حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی مجالس ان کے تذکرے کثرت کے ساتھ کیوں کئے جاتے ہیں؟ لوگ سالانہ، ماہانہ، روزانہ مجالسِ عزا برپا کرتے ہیں۔ زیارتِ حسینی کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ ''السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّاقِبَةِ''[۱] بلکہ ہر لمحہ سید الشہداؑ کی مجالس برپا ہیں۔

اس سوال کا جواب حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام کا یہ فرمان ہے کہ ایک دفعہ آپؑ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرتِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا افضل وقت کون سا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:

''اللہ آپؑ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آپؑ کی ہر وقت زیارت کی جائے۔ کوئی وقت مخصوص نہیں ہے۔ زیارت وہ عمل ہے کہ اس عمل سے بہتر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔ جو کثرت کے ساتھ یہ عمل کرے گا تو وہ خیرِ کثیر پائے گا اور جو اس میں کمی کرے گا تو خیر کم پائے گا۔[۲]

مجالسِ عزا اور زیارتِ حسینی کی کثرت میں بہت سے راز پنہاں ہیں۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔ یہ سب کچھ قرآنِ کریم اور اہلِ بیتؑ کے عمل سے ثابت ہے۔ کیا اس عمل کی کثرت میں فائدہ ہے یا نقصان؟

---

(۳)۔ التہذیب۔ ج:۶، ص:۴۹......الوسائل۔ ج:۱۰، ص:۳۶۵......نور العین:۱۵

(۳)۔ التہذیب۔ ج:۶، ص:۴۹......الوسائل۔ ج:۱۰، ص:۳۶۵......نور العین:۱۵

Presented by Ziaraat.Com

رازِ اول:۔

اہلِ بیتؑ کا برنامہ الٰہی برناموں میں سے ایک ضخیم ترین برنامہ ہے۔اس برنامے کو قیادت اور طاقت کی ضرورت ہے۔ یہ قیادت اور طاقت حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے پاس ہے۔

اس اعتبار سے کثرتِ مجالس ایک بے کار اور فضول کام نہیں ہے بلکہ ایک مفید کام ہے۔جس قدر یہ مجالس ہوں اسی قدر انسانیت مضبوط ہوتی ہے۔

رازِ دوم:۔

انسان دائمی ذکر کا محتاج ہے۔گزشتہ صفحات میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ گریے سے وہ عزائز جو حیوانی ہوتے ہیں وہ کمزور ہوتے ہیں اور انسانی عزائز کو طاقت ملتی ہے۔ رونے سے دل منور ہوتا ہے اور عقل میں پختگی آتی ہے۔

حیوانی اور انسانی عزائز کے درمیان توازن ضروری ہے۔اس توازن کو برقرار رکھنے کا واحد ذریعہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا کثرت کے ساتھ ذکر ہے۔کیونکہ آپؑ کی ذاتِ والاصفات ایک انقلاب ہے جس سے انسان مادی کثافتوں اور آلودگیوں سے نکل کر انسانیت کے صاف وشفاف پیکر میں ڈھل جاتا ہے۔ پھر وہ یہاں سے عالم روحانیت ومعنویت کی طرف پرواز کرتا ہے۔اسے عرفان ومعرفت کی معراج نصیب ہوتی ہے۔اگر حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی مجالس کے ذکر کو چھوڑ دیا جائے تو پھر اس دنیا کی عیاریوں اور مکاریوں سے آدمی نہیں بچ سکتا۔صدرِ اسلام کے دور کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد کتنے بڑے بڑے لوگ دنیا کے ہتھکنڈوں میں پھنسے کہ پھر انہیں اس سے نجات نہ مل سکی تھی۔ حالانکہ ان کے سامنے دنیائے فانی کی تباہ کاریاں تھیں اور آخرت کی ابدی زندگی کے دروس بھی تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

راز سوم:۔

اللہ رب العزت نے اپنی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ دس مقام پر مقرون کر دیا ہے۔اس کی تفصیل یہ ہے:

وَأَطِيعُواْ اللهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ...

''اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو[۱]

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کو اور اپنے نبیؐ کی اطاعت کو اولی الامر کی اطاعت سے متصل کیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسولؐ کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو اولی الامر ہے اس کی اطاعت کرو''[۲]

سابقہ بحثوں میں گزر چکا ہے کہ ''امر'' شبِ قدر میں نازل ہوتا ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ۙ ۴...

''فرشتے اور روح اس شب میں اپنے رب کے اذن سے تمام (تعین شدہ) حکم لے کر نازل ہوتے ہیں''[۳]

---

(۱)۔سورۃ مائدہ:۹۲

(۲)۔سورۃ نساء:۵۹

(۳)۔سورۃ قدر:۲

Presented by Ziaraat.Com

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ

''وہ اپنے حکم سے فرشتوں کو روح کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے''[1]

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵

''ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے۔ یقیناً ہم ہی تنبیہ کرنے والے ہیں، اس رات میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے، ایسا امر جو ہمارے ہاں سے صادر ہوتا ہے کیونکہ ہمیں رسولؐ بھیجنا مقصود ہے۔''[2]

سورۂ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ

''اوراس طرح ہم نے اپنے امر میں سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی ہے''[3]

امر ایک عالم ہے جو عالمِ ابداع و عالمِ ملکوت پر مشتمل ہے۔ اسی لحاظ سے اولوالامر کی حکومت کا دائرہ لامحدود ہے۔ وہ وسیع و عریض ہے۔ زمین و آسمان عالمِ ملکوت کا ایک حصہ ہیں۔ جتنے عوالم ہیں وہ عالمِ ملکوت کا حصہ ہیں۔ اس الٰہی فرمان سے یہ واضح ہے کہ اولوالامر کی

---

(۱)۔ سورۃ النحل:۲

(۲)۔ سورۃ الدخان:۳۔۵

(۳)۔ سورۃ الشوریٰ:۵۲

Presented by Ziaraat.Com

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے مقرون ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مقرون ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا دارومدار رسولؐ کی اطاعت پر ہے اور رسولؐ کی اطاعت کا دارومدار اولی الامر کی اطاعت ہے۔ یہ اطاعت ایک عظیم الشان اطاعت ہے۔ اس لئے اللہ رب العزت نے اجرِ رسالت کو مودۃ فی القربیٰ میں محصور کر دیا۔

قُل لَّآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى

''میں اس تبلیغ رسالتؐ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے''[1]

اس بحث سے یہ ثابت ہوا کہ ''روح'' اصحابِ قرآن پر نازل ہوتی ہے، یعنی وہ جو پاک و پاکیزہ ہستیاں ہیں۔

فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا

''اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہلِ بیتؑ آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے''[2]

یہی ہستیاں اصحابِ قرآن ہیں۔ شبِ قدر میں انہیں پر امر نازل ہوتا ہے۔

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ

''اللہ رب العزت نے انہیں طیب و طاہر ہستیوں کی اطاعت کو اپنی اور اپنے

---

(۱)۔سورۃ الشوریٰ: ۲۳

(۲)۔سورۃ الاحزاب: ۳۳

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ کی اطاعت سے مقرون کیا ہے''[۱]

جب ایک انسان ان شخصیات کے فضائل ومناقب سے آگاہ ہوتا ہے تو ان کی قیادت کو تسلیم کر لیتا ہے۔ان کے مصائب وآلام کے مطالعے اور ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ہستیوں نے اللہ کے دین کی بقا کے لئے کس قدر جدوجہد کی ہے۔

حسینی زائر مستضعفین کے غم میں زندگی بسر کرتا ہے

رازِ چہارم:۔

ہر انسان اکثر اپنے حالات وواقعات میں گم رہتا ہے۔کبھی وہ فکرِ معاش میں گھرا ہوتا ہے کبھی وہ حاسد کی حسادت اور دشمن کی عداوت سے خوف زدہ دکھائی دیتا ہے کہ فلاں مجھے اذیت سے دوچار رکھتا ہے اور فلاں مجھ سے بغض رکھتا ہے۔یعنی انسان اپنی ذات کا طواف کر رہا ہے اور وہ حیران وسرگردان ہوتا ہے۔اگر انسان اسی حال میں رہے اور اس کے شب وروز اسی صورت میں گزریں تو وہ جلد از جلد اس دنیا سے چل بسے۔

یہی انسان اگر سید الشہدؑا کا محب بن جائے اور ان کے غم وحزن میں زندگی گزارے تو اسے اپنے احزان سے نجات مل سکتی ہے۔تو پھر انسان اپنے آقا کے غم میں مصروف ہو جاتا ہے۔اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ اللہ رب العزت کب ظالموں سے

۱۔(۳)۔سورۃ واقعہ:۷۹

Presented by Ziaraat.Com

انتقام لے گا۔ کب اس کا وعدہ پورا ہوگا، کب حضرتِ مہدی (عج) تشریف لائیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے مامور کریں گے۔

جی ہاں! ان دونوں غموں کے درمیان فرق ہے۔ ایک غمِ نفس ہے اور دوسرا غمِ امامِ حسینؑ ہے۔ جب انسان اپنی فکر چھوڑ کر امامؑ کے غم میں مغموم ہوتا ہے تو اسے اللہ کے دین کی فکر پڑ جاتی ہے کہ اس کا دین ترقی کرے، پھولے پھلے، کلمۂ ایمان بلند ہو، حق و عدل کا بول بالا ہو، اہلِ بیتِ نبوتؐ کے نور سے کائنات منور ہو، اپنی ذات کا غم موت ہے، غمِ حسینؑ حیاتِ ابدی ہے۔

جب انسان حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتا ہے تو انسانیت نفسِ نورانیت میں بدل جاتی ہے۔ نورِ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ خلوص و اخلاص کی فضاؤں میں محوِ پرواز ہو جاتا ہے۔ ہم یہی تمام کیفیات زیارتِ اربعین کے مقدس ماحول میں پاتے ہیں۔ جب زائرین نجفِ اشرف سے کربلا کی طرف پیدل چل رہے ہوتے ہیں تو یہ سارے راز وہیں منکشف ہوتے ہیں۔

زیارتِ اربعین کے موقعے پر انسان میں تمام انسانی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں جن پر ملائکہ رشک کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ انہیں آقا حسینؑ کے صدقے ملا ہوتا ہے۔ اس دوران کوئی ایسا حادثہ پیش نہیں آتا جس سے شرفِ انسانی کی تذلیل ہوتی ہے بلکہ ہر طرف ایثار کی بادِ نسیم کے جھونکے ہوتے ہیں، پر سکون اور پر امن ماحول ہوتا ہے۔ جہاں ذات کی بات نہیں ہوتی بلکہ خیرات و حسنات کی بات ہوتی ہے۔

انشا اللہ ایک دن آنے والا ہے جب حسین علیہ السلام کائنات کا قبلہ ہوں گے کیونکہ وہ قلوب کا کعبہ ہیں۔ وہ صرف ابدان کے قبلہ نہیں ہیں بلکہ ارواح کے قبلہ ہیں۔

حضرتِ امامِ رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

Presented by Ziaraat.Com

''جس کسی نے دریائے فرات کے کنارے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی تو اس نے اللہ کے عرش پر اللہ کی زیارت کی''[۱]

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اللہ کی ذات میں فنا ہو گئے تھے۔ جو حسینؑ کی ذات میں فنا ہوتا ہے تو وہ اللہ کی ذات میں فنا ہو جاتا ہے۔

جو آقا حسینؑ پر قربان ہوا تو وہ اللہ رب العزت پر قربان ہوا، کیونکہ سید الشہداؑ کا اتصال اللہ سے ہے۔ انہیں اللہ کے دین، مظلوموں اور محروموں کی فکر تھی اس لئے کربلا میں انقلاب کی بنیاد رکھ دی تھی۔

۱۔ کامل الزیارات: ۲۷۸

Presented by Ziaraat.Com

نامِ حسینؑ ایک کتاب ہے

رازِ پنجم:۔

اللہ رب العزت نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کو دنیائے بشر کے لئے ملجا و ماویٰ اور مصدر و مرکز قرار دیا ہے۔ آپؑ کی ذات کو صرف مومنین کی اصلاح کے لئے منتخب نہیں کیا گیا بلکہ تمام بنی آدم کی اصلاح کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم کو امر کر دیا ہے۔ اس کو تا قیامِ قیامت باقی رہنا ہے۔ وہ ہمیشہ مومنین اور مستضعفین کے سروں پر لہراتا رہے گا۔ سید الشہداؑ نے اپنی شہادت سے پہلے اپنے فرزند سیدِ سجاد علیہ السلام کو خطاب کیا تھا:

''اے میرے فرزند! اس میدان طرف میں تیرے بابا سید الشہداؑ کے لئے ایک علم نصب ہوگا۔ جس کا اثر ختم نہیں ہوگا۔ جس کا نشان نہیں مٹے گا۔ اس علم کو کروڑوں سال شبانہ روز باقی رہنا ہے۔ ائمۂ کفر اور گمراہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس علم کو گرائیں لیکن وہ ناکام ہوں گے۔ اس علم کی بلندی میں دن بہ دن اضافہ ہوگا۔ اس کے اثرات پوری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے''[1]

اس فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ باری تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بشریت کی اصلاح مرحلہ وار ہو اور ایسی اصلاح ہو جو کامل و اکمل ہو۔ اس لئے ضروری ہے

---

(۱) کامل الزیارات: ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

حضرتِ حسین علیہ السلام کی یونیورسٹی میں داخلہ لینا تا کہ عالمِ بشریت کو امامؑ کی سیرت کا علم ہو اوران عزائز کا علم ہو جو انسانیت کی ضد ہیں۔ ان کی اصلاح کر کے انسان نورِ کمال، نورِ صلاح واصلاح اور فضائل کی نورانی فضاؤں میں پرواز کرے۔ اللہ رب العزت نے ارادہ کر رکھا ہے کہ شجرۂ زیتونہ مبارکہ نور کی طرف باقی رہے تا کہ بشریت کو سیرِ تکامل حاصل ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ ذکرِ حسینؑ کثرت کے ساتھ کیا جائے۔ اس ہستی کے ذکر کو ہمیشہ باقی رہنا ہے۔ روز بہ روز اس میں ترقی ہونی ہے کیونکہ اسے بشریت کو متاثر کرنا ہے۔ یہ وہ نور ہے جسے بجھایا نہیں جا سکتا اور نہ اسے محجوب ومستور کیا جا سکتا ہے۔ حسینؑ اور حسینیت کی حدود وسیع وعریض ہیں لیکن ادھر بعض اہلِ ایمان ہیں جن کی نگاہ تنگ ہے۔ جن کے افق وآفاق تنگ ہیں۔ انہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسینیؑ سلطنت کا علم عالم بشریت پر لہرادیا ہے۔ عالِم بشریت اس کے زیرِ سایہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ یہی علم امامِ زمانہؑ کا علم ہے جس سے نفوسِ بشر کو منور ہونا ہے۔

جی ہاں! تقدیرِ الٰہی میں یہ نہیں ہے کہ سیدالشہداؑ مشرقِ وسطیٰ کے مصلح ہیں بلکہ آپؑ اس دھرتی، کائنات کے ہر فرد کے مصلح ہیں۔ حضرتِ امامِ مہدی (عج) کو اس کائنات کی اصلاح کرنی ہے لیکن حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ان کی ولادت سے پہلے اس کائنات کے ہادی ومہدی ہیں۔ یہ فطری امر ہے کہ اللہ رب العزّت کو اس علم کو ہمیشہ بلند رکھنا ہے۔ آئے روز اس کی وسعت اور بلندی میں اضافہ ہو رہا ہے تا کہ اس کی معنویت ونورانیت تمام عالم تک پہنچ جائے۔

اگر عالمِ بشریت کو یہ منظور ہے کہ وہ کمال حاصل کرے اور الٰہی سعادت سے سعادت مند ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے کہ جس کا نام حسین علیہ السلام ہے۔ اسے چاہیے حسینؑ کے اسمِ مبارک کا سہارا لے تا کہ اسے امامِ حسن

Presented by Ziaraat.Com

علیہ السلام کا قرب نصیب ہو پھر ان کی والدہ ماجدہ حضرتِ فاطمہ (س) کا قرب حاصل ہو پھر ان کے والدِ بزرگوار حضرتِ امامِ علیؑ کی بارگاہ میں مقام ملے پھر رسولِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا سایہ حاصل ہو۔ یہ تمام ہستیاں حضرتِ امامِ مہدی (ع) کے انقلاب کی اساس ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دو اجتماع اور ان کے درمیان فرق

ایک شہدِ نفس ہے اور دوسرا شہدِ روح ہے۔ یہ دونوں شہد میدانِ کربلا میں آمنے سامنے تھے۔ یہ دونوں گروہ اس طرح ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں جس طرح ٹی وی پر ایک فلم ہوتی ہے۔ میدانِ کربلا میں دونوں گروہوں کا امتحان تھا۔

ایک گروہ اپنے نفس کی اطاعت میں سرگرم تھا اور دوسرا گروہ اپنے خدا کے لئے اپنے نفوس کو قربان کر رہا تھا۔ پہلا گروہ رذائل کا مجموعہ تھا اور دوسرا گروہ فضائل کا مجموعہ تھا۔ مجمع الرذائل گروہ بنی امیہ کا طرف دار تھا۔ مجمع الفضائل گروہ خاندانِ رسالتؐ کا طرف دار تھا۔

فاسق و فاجر لوگوں نے بنی امیہ کے ظالم حکمرانوں کو اپنا مرکز بنا رکھا تھا۔ ان کے مقابلے میں حسینیوں نے اپنے آپ کو اپنے قائد پر قربان ہونے کے لئے پیش کر رکھا تھا۔ حسینی مشن کو روزِ عاشور سے لے کر آج تک کثرت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرے گروہ کے مقدر میں لعنت و ملامت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

❁❁❁

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری ارواح، ارواح میں ہیں

ہر روح کا علاج ہے۔ ہر بدن کا علاج ہے۔ اللہ رب العزت نے تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ حسین علیہ السلام حق ہیں۔ اس حق میں جمال وکمال اور فضائل ہیں اور یہی روح و بدن کا علاج ہیں۔

دعائے ندبہ اور زیارتِ جامعہ میں کہا گیا ہے کہ:

”أَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ وَأَنفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ وَأَجسَادُكُمْ فِي الْاَجسَادِ“

”تمہاری ارواح ارواح میں ہیں، تمہارے نفوس نفوس میں ہیں اور تمہارے ابدان ابدان میں ہیں“[۱]

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر نفس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس روحانی منبع سے غذا حاصل کرے۔ اگر وہ اس روحانی منبع سے غذا حاصل نہیں کرے گا تو اس کا توازن بگڑ جائے گا۔ اس کی بصیرت، نور اور تکامل جاتا رہے گا۔ یہ بالکل علمِ ریاضیات کی طرح ہے۔ ریاضیات کی طرح اس کے مراحل ہیں۔ علمِ فطرت میں نفس کی یہی حالت ہے اس کے بھی درجات اور مراحل ہیں۔ ان انوارِ خمسہ کے لئے ضروری ہے کہ جن کی

---

(۱)۔ بحارالانوار: ج:۹۹............دعا ندبہ و زیارت جامعہ

Presented by Ziaraat.Com

قرآنِ مجید کے سورۂ نور میں تاکید آئی ہے کہ انہیں ہر فطرت روحیہ کے لئے روشن ہونا ہے۔ضروری ہے وہ روح ان سے ملاقات کرے۔اگر وہ ملاقات نہیں کرے گا تو پھر مطلوبہ فضائل حاصل نہیں کر سکے گا۔

مصباح الہدیٰ اور سفینۂ نجات کسی خاص گروہ کے لئے نہیں ہیں بلکہ عام بشریت کی ہدایت کے لئے ہیں اور پرنسپل کے لئے نورِ ہدایت ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''اِنَّ الحُسَینَ علیہ السلام مِصبَاحُ الھُدیٰ وَسَفِینَۃُ النِّجَاتِ''

''حسین علیہ السلام نورِ ہدایت اور سفینۂ نجات ہیں'' [1]

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حسینؑ اس کائنات کی عظیم ہستی ہیں۔ان کی ذات محدود نہیں ہے۔ان کی سلطنت کی حدود کا تعلق کسی خطے سے نہیں ہے اور نہ کسی دور سے ہے بلکہ ان کی سلطنت وسیع ہے اور قیامت تک ان کی بادشاہت قائم ہے۔

ان کی عطا ہر بشر تک ہے۔

''کَلَّا یَزدَادُ اَمرُہُ اِلَّا عُلُوّاً''

''ان کا اثر بلند سے بلند تر ہے''

۞۞۞

۱۔(۱)۔ مدینۃ المعاجز۔ج:۴۔ص:۵۱

Presented by Ziaraat.Com

میدانِ کربلا میں حسینؑ قرآنِ مجسم تھے

یومِ عاشورا اور اس کے تمام واقعات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جس میں مختلف اقسام کے امتحانات، تجربات اور امثال ہیں۔ اس دن کتنے نفوس نے کتنے وسائل استعمال کئے اور کتنے فتنے برپا کئے۔ ان کے مقابلے میں جو شخصیات تھیں وہ کس طرح ان امتحانوں میں کامیاب ہوئے اور کس طرح اور کون کون سی بلندیاں حاصل کیں؟

اس مشہور نفسی اور روحی اجتماع میں انسان کے لئے سینکڑوں تربیتی دروس ہیں۔ انسان ہر دور میں اس مجسم قرآن کا محتاج ہے جو میدانِ کربلا میں موجود تھا۔ وہ اس قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے۔ اسے حفظ کرسکتا ہے اس کا ذکر کرسکتا ہے کیونکہ اس میں بہت سی آیات ہیں۔ اس کا ہر واقعہ آیت ہے۔ کربلا کا ہر حادثہ آیت ہے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے امامؑ کو قرآنِ ناطق بنایا ہے بلکہ قرآنِ عینی بنایا ہے۔ آپ کے اردگرد آیات اور سورے طواف کناں رہتے ہیں۔ یہ آیات اور سورے ہمیں آپ کے اردگرد اس طرح دکھائی دیتے ہیں جس طرح قرآنِ کریم میں اس کی آیات اور سورے دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح قرآنِ مجید کے منازل ہیں اس طرح کربلا کے اس قرآن کی منازل ہیں جس کا آغاز مدینہ ہے پھر دوسری منزل مکہ معظّمہ ہے پھر کربلا ہے اس کے بعد کوفہ و شام ہے۔ پھر کربلا اور مدینے سے آپؑ کا یہ سفر قرآنِ مجید کے متعدد صفحات کی مانند ہے۔ یا اس کی آیات اور سوروں

Presented by Ziaraat.Com

کی مانند ہے۔ جب ہم اللہ کے قرآن میں غور وفکر کرتے ہیں تو اس میں سے علم کے بے پناہ خزائن حاصل کرتے ہیں۔ جب ہم کربلا کے اس قرآن میں غور کرتے ہیں تو اس میں سے ہم بے پناہ خزانے حاصل کرتے ہیں۔ اس قرآن میں جس قدر غور کیا جائے پہلے سے زیادہ راز واسرار اور عبرتیں ملتی ہیں جن سے پہلے ہم آگاہ نہیں ہوتے۔

زیارتِ اربعین کے موسم میں دنیا بھر کی تمام ایئر لائنیں عراق کے لئے وقف ہو جاتی ہیں۔ بعث پارٹی کی حکومت کے خاتمے کے بعد اربعین کو جو رونق ملی ہے وہ اس سے پہلے نہیں تھی۔ عالمِ اسلام سے لوگوں کا رخ عراق کی طرف ہوتا ہے۔ اس اجتماع اور الٰہی گولڈن جوبلی کو دیکھ کر دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ جی ہاں یہ ایک ایسی سیاسی کانفرنس ہے جس کی مثال کائنات میں نہیں ملتی۔ دنیا کے تمام ٹی وی چینل کوریج دے رہے ہوتے ہیں اور تمام دنیا اربعین کے نورانی اجتماع کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اس سے ہمارے قلوب کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

اللہ کا وعدہ سچا ہے:

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

”یہ لوگ اپنی پھونکوں سے نورِ خدا کو بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں مانتا۔ اگرچہ کفار کو ناگوار گزرے، اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب

Presented by Ziaraat.Com

کردے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے“ [1]

ملت صرف حسین علیہ السلام کو چاہتی ہے

بعض برادران نے سید الشہداؑ کے کمالات اور اثرات کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس کا کچھ حصہ ہم یہاں بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن اس رسالے میں اتنی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نور ہیں اور اپنے اثرات کے اعتبار سے آتش فشاں ہیں جس کے سامنے زمین لرزہ بر اندام ہے۔ جس طرح زلزلہ آتا ہے تو زمین میں تھرتھراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح آج کائناتِ حسینی اثرات و آثار کے سامنے اس طرح کانپ رہی ہے۔ وہ زمانہ آنے والا ہے جب ہر قوم پکارے گی کہ ”ہمارے ہیں حسینؑ“ اب ملت چاہتی ہے کہ ظالم نظام کا خاتمہ ہو، انصاف کا دور دورہ ہو، نظامِ حسینیؑ ہو اور نظامِ مہدوی ہو۔

جی ہاں عنقریب عالمِ بشریت کو معلوم ہو جائے گا کہ اساسِ عدل کامل صورت میں حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ذات والا صفات ہی ہے۔ سعادت کا دوسرا نام حسینؑ ہے۔ ان لوگوں کو یقین ہو چکا ہے کہ دنیا کے بنائے ہوئے تمام نظام فیل ہو چکے ہیں، سوشلزم، کمیونزم، اشتراکیت، جمہوریت، سب ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر کامیاب نظام ہے تو وہ اللہ کا نظام ہے۔ اللہ رب العزت کا نظام حسینی نظام ہے۔

حسینی عدالت کسی کتاب و رسالے میں نہیں ہے اور نہ وہ کسی کالج، یونیورسٹی میں

---

(۱)۔ سورۃ التوبۃ: ۳۲۔۳۳

Presented by Ziaraat.Com

پڑھائی جاتی ہے۔ نہ وہ ٹی وی چینلوں پر نشر کی جاتی ہے اور نہ وہ بشری عقول کا تھیسز (Thesese) ہے۔ بلکہ یہ نظامِ عدالت علومِ حسینی میں موجود ہے۔

حضرتِ امامِ حسینؑ اور مسئلۂ رجعت

یہاں ایک اہم و مہم نقطہ ہے کہ جس سے اکثر لوگ غافل ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ حضرتِ امامِ مہدی (عج) کا ظہور ہونا ہے۔ ہم اللہ کی یادگار میں اکثر ان کے ظہور کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اس طرح ہم حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے ظہور کی بھی دعائیں مانگتے ہیں تاکہ آپؑ اپنے فرزند کے ظہور کے بعد ظہور کریں تاکہ اللہ رب العزت آپؑ کے زمانے میں اپنی زمین پر عدل کرے۔ جی ہاں! یہی رجعت کی ایک قسم ہے اور اس کا ایک مرحلہ ہے۔

رجعت کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ جب اقوامِ عالم اپنے نظاموں سے دل برداشتہ ہو جائیں گی تو وہ اس عدالتِ الٰہیہ کا مطالبہ کریں گی جو اللہ نے اپنے ولی حسین علیہ السلام کے انقلاب میں رکھ دیا ہے۔ یہ برنامہ کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ حسینی انقلاب میں ہی ہے۔ جو عدل حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے ذریعے دنیا کے سامنے آئے گا وہ عدل حضرتِ امامِ مہدی (عج) کے عدل سے عظیم تر ہوگا۔ روایاتِ اہلِ بیتؑ میں بھی یہی کچھ ہے۔

رفاعہ بن امرھئی سے روایت ہے کہ اس دنیا میں جسے سب سے پہلے واپس آنا ہے وہ ہستی حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں اور آپؑ کے اصحاب ہیں ان کے ساتھ یزید اور اصحاب کو آنا ہے۔ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو اپنے قاتلوں کو ایک

Presented by Ziaraat.Com

ایک کر کے قتل کرنا ہے۔اس کے بعد حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا

''پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیا اور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھادی'' ۱

حضرتِ امامِ محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے:

''سب سے پہلے جس شخصیت کو واپس آنا ہے وہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں۔ آپؑ کو ایک لمبا عرصہ حکومت کرنی ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے آپؑ کے ابرو آپ کی آنکھوں پر آ جائیں گے'' ۲

جب حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت حق ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا ہاں! رجعت حق ہے۔پھر پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کسے واپس آنا ہے؟ آپؑ نے فرمایا حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کو سب سے پہلے واپس آنا ہے۔آپؑ کو حضرتِ قائم (عج) کے بعد آنا ہے۔پھر آپؑ سے پوچھا گیا کہ کیا تمام لوگ واپس آئیں گے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ اس طرح ہوگا کہ جس طرح اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو گروہ در گروہ لوگ میدان حشر میں حاضر ہوں

(۱)۔سورۃ بنی اسرائیل:۶

(۲)۔تفسیر عیاشی۔ج:۲۔ص:۲۸۲......مختصر بصائر الدرجات۔ص:۲۸

Presented by Ziaraat.Com

گے'' ۱

جی ہاں! عقیدۂ رجعت کا یہ وہ مفہوم ہے کہ جس کے ذریعے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی عمیق ترین معرفت حاصل ہوتی ہے۔

''وَمَن زَادَہ عَارِفاً بِحَقِّہ''

''جس نے آپؑ کے حقوق کی معرفت کے حصول کے بعد آپؑ کی زیارت کی مقام ومرتبہ اسے ہی حاصل ہے'' ۲

حسینی معرفت کے درجات میں سے ایک درجہ یہ بھی ہے کہ اس حسینؑ کی معرفت حاصل کیجئے جو مستقبل کے حسینؑ ہیں۔ نہ کہ صرف ماضی کے حسینؑ ہیں۔

(۳)۔سورۃ نباء:۱۸

(۱)۔کامل الزیارات۔ص:۲۶۲۔۲۷۸

Presented by Ziaraat.Com

معصوم کا برنامہ بشریت کی امید

اس وقت بشریت کی قیادت عام لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔معصوم ہاتھوں میں نہیں ہے۔ اس لئے دنیا ذلیل وخوار ہے۔ حیران و پریشان وسرگردان ہے۔سکھ چین،راحت واستراحت سے دور بہت دور ہے۔آیئے اس دنیا کے نظاموں پر نگاہ کیجئے۔سب نظام ظلم پر قائم ہیں۔اقتصادی نظام ہو یا عالمی بینک کا نظام، زرعی نظام ہے یا معاشی نظام سب کی اساس ظلم پر ہے۔ ہرطرف ظلم کا بازار گرم ہے۔

انسان چاہتا ہے کہ ہر طرف عدل وانصاف کی حکمرانی ہو۔اسے جس نظام سے واسطہ پڑے وہ نظام عادلانہ اور منصفانہ ہو،اسے انصاف ملے، عالم بشریت عادلانہ نظام کی جستجو میں ہے۔لیکن اسے یہ نظام نہیں مل رہا ہے۔

مثال کے طور پر یورپ کو دیکھئے کہ اس نے تقریباً اسی (80) سالوں سے جو مالی نظام رائج کر رکھا ہے وہ بھی ظلم پر مبنی ہے۔ جی ہاں انسان کے وضع کردہ قوانین کہاں انصاف فراہم کر سکتے ہیں؟ اس لئے قرآنِ مجید نے پوری انسانیت کو چیلنج کیا ہے کہ جب تک اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلؑ کے پاس نہیں آؤ گے تمہیں کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔فرمان خداوندی ہے:

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَ لِذِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَیْ لَا

Presented by Ziaraat.Com

يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

''اللہ نے ان بستی والوں کے مال سے جو کچھ بھی اپنے رسولؐ کی آمدنی قرار دیا ہے وہ اللہ اور رسولؐ اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے اور رسولؐ جو تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ کا خوف کرو، اللہ یقیناً شدید عذاب دینے والا ہے''[۱]

اس آیتِ کریمہ میں ''لام'' اداری ملکیت اور ولایت فی التصرف پر دلالت کر رہا ہے۔ یہاں شخصی ملکیت کی بات نہیں ہے بلکہ اداری ملکیت اور تصرف کی بات ہے۔ تا کہ ادارے محروم طبقات پر خرچ کریں۔ (لی لا یکون دولته بين الاغنياء) تا کہ وہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے۔

نظامِ عدالت اس وقت ممکن ہے جب اس زمین کا کنٹرول نبی کریمؐ اور آپؐ کے اہلِ بیت کے ہاتھ میں ہو۔ یہی برنامہ عالمی عدالت کا برنامہ ہے۔ یہ برنامہ امامِ مہدی (عج) کو سونپ دیا گیا ہے۔ اس سے بڑی شکل میں اس برنامے کو حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے انقلاب کو رائج کرنا ہے۔

جرمنی کے پروفیسر ''یوخن روبکا'' نے خوب کہا ہے:

''اس دنیا کے نظام کو بہتر سے بہتر حضرتِ امامِ مہدی (عج) ہی کر سکتے ہیں کیونکہ آپؑ کے آبا واجداد نے اس نظام کی بنیاد رکھی تھی''

(۱)۔ سورۃ حشر: ۷

Presented by Ziaraat.Com

ذریتِ حسینی میں سلسلۂ امامت

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرتِ امام محمدِ باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے سنا، انہوں نے فرمایا:

''اللہ رب العزت نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی شہادت کے عوض میں ان کی ذریت میں امامت رکھ دی ہے۔ شفا آپؑ کی تربت میں اور اجابتِ دعا آپؑ کی قبر کے جوار میں رکھ دی ہے۔ جب ایک زائر آپؑ کی زیارت پر جاتا ہے تو اس کے جتنے دن آمد و رفت میں خرچ ہوتے ہیں وہ اس کی عمر میں شمار نہیں کئے جاتے''[1]

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی میدانِ کربلا میں بہت زیادہ آزمائش ہوئی تھی۔ اس لئے امامت کو آپؑ کی ذریت میں رکھ دیا گیا۔ نو معصومینؑ کے انوار کو آپؑ کی ذریت میں رکھ دیا گیا۔ حضرتِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے نورِ حسینی سے نو اماموں کے نور کو خلق کیا۔ ان ہستیوں نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کی اطاعت کا حق ادا کیا تھا''[2]

---

(۱)۔ امالی طوسی۔ ۳۱۷...... بحار الانوار۔ ج: ۴۴۔ ص: ۲۲۴

(۲)۔ مصباح الشریعہ۔ ص: ۶۴

Presented by Ziaraat.Com

انوار التسعہ کو آپؑ کی ذریت میں اس لئے رکھا گیا کیونکہ آپؑ کو میدانِ کربلا میں بے دردی کے ساتھ شہید ہونا تھا۔ اس کے ذریعے آپؑ کو مقامِ خاص ملا۔ آپؑ ابوالائمہ ٹھہرائے گئے۔

جی ہاں! مقامِ امامت کا مطالبہ یہ ہے کہ ہر طاغی و باغی و جابر اور ظالم کی نفی کی جائے۔

اس دنیا کی امامت و قیادت کا مفہوم یہ ہے کہ ظالموں اور منافقوں کا صفایا کر دیا جائے اور نظامِ الٰہی رائج کر دیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

حسینی قبۂ آسمانی اور تربتِ روحانی

جہاں اللہ رب العزت نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ذریتِ طاہرہ میں امامت رکھی وہاں قبولیتِ دعا کو آپؑ کے قبے میں رکھا۔ اس قبے سے مراد مٹی اور اینٹوں کا قبہ نہیں ہے بلکہ یہ قبۂ آسمانی قبہ ہے جس نے حدودِ زمین و آسمان کو اپنے ہاں محدود کر رکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ جو شخص حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا قرب حاصل کرتا ہے تو اس کے اور حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے درمیان جتنی زمینی رکاوٹیں ہیں اور جتنے زمینی فاصلے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا طریقہ کہ طاغیوں، باغیوں اور ظالموں کے خلاف مسلسل جدوجہد ہے۔

حسینیت جبت و طاغوت کے لئے حاجب ہے۔ جبت کا لغوی معنی ہے چوڑی دیواریں اور رکاوٹیں۔ جب انسان حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام سے توسل کرتا ہے تو اللہ اور بندے کے درمیان اس کے گناہوں کی تمام رکاوٹیں اٹھ جاتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت وہی انسان قبۂ حسینی کے نیچے ہوتا ہے۔ پھر اس بندے پر اللہ کی طرف سے برکات نازل ہوتی ہیں۔

قبۂ حسینی کے نیچے صرف دعائیں ہی قبول نہیں ہوتیں بلکہ مریض کو شفا بھی ملتی ہے۔ اس تربت سے مراد جغرافیائی تربت نہیں ہے بلکہ روحانی و معنوی تربت ہے جس کا معنی و مفہوم سید الشہداؑ سے قربت ہے۔ آپؑ کے قبے کے نیچے دعاؤں کی قبولیت کا

Presented by Ziaraat.Com

معنی یہ ہے کہ انسان کی تمام عبادات قبول ہوتی ہیں اور ہر مرض سے شفا ملتی ہے یعنی بندے پر برکات نازل ہوتی ہیں۔

گزشتہ بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام عقائد و اعمال کی مقبولیت حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ولایت و امامت کے ساتھ مشروط ہے۔ اصولِ عقیدہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے امامت کو آپؑ کی ذریت میں رکھ دیا ہے۔ اسی طرح اعمال کی قبولیت کا حال ہے۔ رہی بات دعا کی قبولیت کی تو وہ بھی آنحضرتؑ کی ولایت کے ساتھ مشروط ہے۔

حضرتِ امامِ حسینؑ نے اکیلے خروج کیوں نہیں کیا تھا؟

یہاں مختلف لوگوں کی مختلف باتیں ہیں کہ:

''حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ خروج کیوں کیا تھا؟ عورتوں اور بچوں کو اپنے ساتھ لے کر کیوں گئے تھے؟ اکیلے خروج کیوں نہیں کیا تھا۔ حالانکہ آپؑ کو اپنی شہادت کا علم بھی تھا؟''

آپؑ کے، عورتوں اور بچوں کے ساتھ خروج کرنے میں ایک راز تھا۔ اس راز سے خود امامؑ نے پردہ اٹھایا تھا۔ جب آپؑ سے حضرتِ محمد بن حنفیہ نے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے آپؑ کے خروج کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے جواب دیا:

''اِنَّ اللّٰہَ قَدْ شَآءَ اَنْ یَّرَاھُنَّ سَبَایَا''

''اللہ انہیں اس پر دیکھنا چاہتا ہے اس لئے میں انہیں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں''

جی ہاں! سید الشہداؑ عالمِ بشریت کے لئے ہر زاویے سے قائد و رہبر اور اسوہ تھے۔ اس دنیا میں ہر انسان کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں، جیسا کہ ازدواجی زندگی ہے، عائلی زندگی ہے، معاشرتی زندگی ہے۔ اسی طرح انسان کے بہت سے پہلو ہیں جن میں انسان گھرا ہوتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا

Presented by Ziaraat.Com

وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ۔

''کہہ دیجئے! تمہارے آباء اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ اموال جو تم کماتے ہو اور تمہاری وہ تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسند کے مکانات اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور راہِ خدا میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو ٹھہرو! یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ فاسقوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا''[۱]

مذکورہ تمام متعلقات اور پہلو کربلا کے میدان میں موجود تھے۔ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نے ان تمام رشتوں کو اپنے ساتھ لیا تھا اور سبھی کو اللہ کے دین پر مختلف صورتوں میں قربان کر دیا تھا۔

آپؑ نے اپنے تمام اہلِ بیت کو میدانِ کربلا میں اپنے ساتھ رکھا تھا۔ آپؑ کے ساتھ آپؑ کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، خواتین تھیں، بہنیں تھیں اور بیٹیاں تھیں۔ اس لحاظ سے آپؑ نے ہر طرح سے قربانی دی۔ آپؑ نے صرف اپنی شہادت پیش نہیں کی تھی بلکہ آپؑ نے اپنے جوانوں کی قربانیاں دیں اور اپنی خواتین اور بچوں کی اسارت برداشت کی تھی۔ علاوہ ازیں آپؑ کے اصحاب وانصار آپؑ کے ہمراہ تھے۔ آپؑ نے انہیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کر دیا تھا۔

اے وہ جسے آقا حسین علیہ السلام سے محبت ہے! جس طرح تیرے آقا نے اللہ کے راستے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا اس طرح تو بھی اللہ کے راستے میں قربان کر دے۔ صرف مال اور اولاد نہیں بلکہ جو تیرے دوست ہیں، اصحاب وانصار ہیں، انہیں

---

(۱)۔ سورۃ التوبۃ: ۲۴

Presented by Ziaraat.Com

بھی قربان کر، جن جن لوگوں کو تیرے نام سے محبت ہے انہیں بھی قربان کردے۔

مذکورہ بالا بحث کے مطابق حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ایک مدرسہ ہیں، کالج ہیں بلکہ عظیم الشان یونیورسٹی ہیں۔ علاوہ ازیں آپؑ وہ کتاب ہیں جس کے صفحات میں جوانوں کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ پیاروں کی قربانیوں کی داستانیں ہیں۔ اصحاب اور اتباع کرنے والوں کی قربانیوں کے تذکرے ہیں۔ اس کتاب کے ہر صفحے پر ملکوتی دروس ہیں، عبرتیں ہیں، معاشرتی امور کی جامع تشریحات ہیں۔

اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ کامیاب معاشرے کی تمام تشریحات سید الشہداؑ کے انقلاب میں موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حورالعین کی تخلیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اللہ رب العزت نے حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے مبارک نور سے جنّت اور حورالعین کو پیدا کیا۔ واللہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام، جنان اور حورالعین سے افضل ہیں'' ۱

یہاں عالمِ خلقت اور عالمِ تکوین کے درمیان مناسبت ہے، حورالعین کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ حسن و جمال عطا کر رکھا ہے اور حورالعین کی تخلیق کا مصدر و معدن حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا نور ہے۔

حورالعین کا حسن ایک طرف اور باقی عالم کا حسن دوسری طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جمال کو حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام میں مخزون کر دیا ہے جس طرح روایات میں آیا ہے!

''حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام دونوں عرش کے خوب صورت زیور ہیں''

اعمش سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔''

ایک دفعہ رسولِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے دروازے پر تشریف لائے اور حضرتِ بلال سے فرمایا:

---

(۱)۔ الروضۃ فی فضائل امیر المومنین علیہ السلام (مشاذات بن جبرئیل قمی۔ ص: ۱۱۳

Presented by Ziaraat.Com

''اے بلال! لوگوں کو بلاؤ۔'' حضرت بلال نے مدینے میں منادی کی تو تمام لوگ مسجدِ نبوی میں جمع ہو گئے۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا:

''اے لوگو! کیا میں تمہیں ان ہستیوں کے بارے میں بتاؤں جو اپنے نانا اور نانی کے اعتبار سے پوری کائنات سے افضل ہیں؟''

لوگوں نے عرض کیا جی ہاں فرمائیں، تو آپؐ نے فرمایا:

''وہ حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں کیونکہ ان کے نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نانی جنابِ خدیجۃ الکبریٰؑ سب سے بہتر و برتر ہیں۔''

''اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں آگاہ کروں جو اپنے باپ اور ماں کے اعتبار سے ارفع و اعلیٰ ہیں؟''

اصحاب نے کہا جی ہاں فرمایئے:

''آپؐ نے فرمایا:

''وہ حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں۔ ان کے والدِ بزرگوار سے اللہ اور اس کے رسولؐ محبت کرتے ہیں۔ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور ان کی والدۂ ماجدہ اللہ کے رسولؐ کی دختر ہیں۔''

''اے لوگو! کیا میں تمہیں ان شخصیات کے بارے میں خبردار کروں جو اپنے چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے عالی و متعالی ہیں؟''

اصحاب نے عرض کیا جی ہاں فرمایئے:

''آپؐ نے فرمایا وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ان دونوں کے چچا حضرتِ جعفر بن ابی طالبؑ ملائکہ کے ساتھ جنّت میں پرواز کرتے ہیں اور ان کی پھوپھی حضرتِ ہانی بنتِ ابوطالبؑ ہیں۔''

Presented by Ziaraat.Com

''اے لوگو! کیا میں تمہیں ان شخصیات کے بارے میں بتاؤں جو اپنے ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں؟''

اصحاب نے جواب دیا جی ہاں! فرمایئے:

''آپؐ نے فرمایا:

''وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ان کے ماموں حضرتِ قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان دونوں کی خالہ زینبؑ بنتِ رسولؐ اللہ ہیں۔''[1]

پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح اکٹھے محشور کرے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

''اے میرے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ جنتی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ خاتونِ جنّت ہیں۔ ان کے چچا جنّت میں ہیں۔ ان کی پھوپھی جنّت میں ہے۔ ان کے ماموں جنّت میں ہیں اور ان کی خالہ جنّت میں ہے۔ اے اللہ تو خوب جانتا ہے جو ان دونوں سے محبت کرے اسے جنّت میں داخل کر اور جو اِن دونوں سے بغض رکھے اسے جہنم میں ڈال''۔[2]

نور و جمال کے مرکز حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں۔

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام حضرتِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی نسل کا مرکز ہیں۔ اس لئے اللہ نے نور و جمال ان کے دونوں شہزادوں حسنؑ اور حسینؑ کو عطا کیا ہے۔

حسینؑ الٰہی جمال کا مرکز ہیں۔ آپؑ کی ذات ہمیں یہ بتاتی ہے کہ آپؑ کے اہلِ

---

(۱)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دختر ہے جس کا اسم گرامی حضرت فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔

(۲)۔ امالی صدوق: ۵۶۳، مجلس نمبر: ۶۷

Presented by Ziaraat.Com

بیت اور آپؑ کے اصحاب نے کس طرح آپؑ کی راہ میں قربانیاں دیں۔

ہر عصر کی نسلِ نو کے لئے میدانِ طف کی قربانیاں درس ہیں۔ آج اربعین کا عظیم الشان اجتماع جو کروڑوں نفوس پر مشتمل ہوتا ہے، حسینیت کا مظاہرہ ہے کہ سیدالشہداؑ نے میدانِ کربلا میں جو قربانیاں دی تھیں یہ ان قربانیوں کا ثمر ہے۔ ہر زبان پر لبیک یا حسین علیہ السلام کی صدا ہوتی ہے جو قلوب کو گرما دیتی ہے اور دشمن کو سزا دیتی ہے۔

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نے موت اور قتل کے خوف اور کڑواہٹ کو حلاوت اور لذت میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ لوگ موت کے تصوّر سے کانپ جاتے ہیں لیکن امامِ حسین علیہ السلام نے میدانِ کربلا میں اپنے جوانوں کو وہ جرأت عطا کی کہ ان کا ہر جوان موت کو اس طرح گلے لگا رہا تھا کہ جس طرح دولہا حجلۂ عروسی کا رُخ کرتا ہے۔

۞۞۞

Presented by Ziaraat.Com

اصحابِ حسینؑ شہدا کے سردار ہیں

قربانیوں کی داستان حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کا سلسلہ بہت طولانی ہے۔ آپؑ کے اصحاب کی قربانیاں کائنات کے تمام شہدا کی قربانیوں سے افضل ہیں۔ زیارت جو معصومؑ سے وارد ہے اس کے الفاظ ہیں:

"اَنْتُم سَادَةُ الشُّهَدَاءِ فِي الدُّنيَا وَالآخِرَةِ"

"اے اصحابِ حسینی تم دنیا اور آخرت کے تمام شہدا کے سردار ہو"

اس فرمان کا راز کیا ہے؟

جی ہاں! جب ہم میدانِ کربلا کا دقت سے مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیدالشہداؑ کے ہمراہ جتنے لوگ تھے وہ کڑے امتحان میں تھے۔ وہاں ظاہری کامیابی و کامرانی کا تصور تک بھی نہ تھا۔ انہیں اپنی موت کا یقین تھا۔ انہیں اپنی اولادوں اور خواتین کے بارے میں علم تھا کہ ان کی شہادت کے بعد انہیں قید کر دیا جائے گا۔ ان کا مال لوٹ لیا جائے گا۔ جس طرح امامؑ کے حریم کے ساتھ سلوک ہوگا وہی سلوک ان کی خواتین کے ساتھ ہوگا۔ اصحابِ حسینی نے میدانِ کربلا میں بے پناہ مظالم برداشت کئے تھے۔ ہر آنے والی ساعت ان کے لئے نیا اور سخت امتحان تھا۔ بعض اوقات انسان ایک ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ جہاں پہلے کچھ حوادث دیکھتا ہے اور پھر قتل ہوتا ہے لیکن یہاں ان احباب نے جتنا وقت گزارا اس حال میں گزارا کہ انہیں

Presented by Ziaraat.Com

شہید ہونا ہے کیونکہ ان کے قائد نے انہیں بتا دیا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا اور ان کی خواتین اور بچوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ لیکن انہوں نے اپنے امامؑ کو ہر دفعہ یہی جواب دیا:

''اے ہمارے سردار! چاہے جو کچھ بھی ہو جائے ہم آپؑ کو چھوڑ کر جانے والے نہیں ہیں''

ان میں سے ایک انصار نے کہا تھا کہ ''واللہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں قتل ہو جاؤں گا پھر زندہ کر دیا جاؤں گا پھر جلا یا جاؤں گا پھر میری خاک ہوا میں اڑا دی جائے گی اگر میرے ساتھ ستر مرتبہ بھی ایسا ہو پھر بھی میں آپؑ سے جدا نہیں ہوں گا''[1]

دوسرے شہید نے کہا تھا:

''واللہ ہم آپؑ کو اکیلا چھوڑ کر جانے والے نہیں ہیں۔ ہماری جانیں آپؑ پر قربان جائیں۔ آپؑ کی حفاظت ہم ہر طرح سے کریں گے۔ ہم قتل ہونا برداشت کریں گے۔ ہماری جو ذمہ داری ہے ہم اسے پورا کریں گے۔''[2]

جی ہاں! اصحابِ حسینی نے مصائب و آلام کو گلے لگایا تھا اور امامؑ کی مکمل حفاظت کی تھی۔ وہ ذرا برابر نہیں گھبرائے تھے۔ ہمیشہ ان کے جذبے جوان رہے۔ ان کی خواتین انہیں مذکورہ امتحانات سے گزر رہی تھیں پھر بھی انہوں نے اپنے مردوں کے حوصلے بلند کئے رکھے۔

یہی وجہ ہے کہ کربلا کے شہدا دنیا و آخرت کے باقی تمام شہدا کے سردار ٹھہرے۔

---

(۱)۔ کامل الزیارات: ۳۶، الکافی۔ ج: ۴۔ ص: ۵۷۴

(۲)۔ ابن کثیر۔ ج: ۸۔ ص: ۱۷۷

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ ان کی آزمائش سخت تھی۔ ان کے امتحانات طولانی تھے۔ ان کے مصائب و آلام ختم نہ ہونے والے تھے۔ ان کی قربانیاں صرف جسمانی قربانیاں نہیں تھیں بلکہ ان کی قربانیوں کی داستان بہت زیادہ طویل ہے۔

اصحابِ بدر سے نصرت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس لئے ان کے جذبے جوان تھے لیکن یہاں ہر آدمی کو معلوم تھا کہ اسے مرنا ہے اسے قتل ہونا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کا ہر شخص کہہ رہا تھا کہ اگر اسے اپنے آقاؑ پر ہزار مرتبہ قتل ہونا پڑے وہ قتل ہو گا۔ حضرت زہیر بن قین نے کہا تھا:

''اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک دفعہ قتل ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اس طرح مجھے ہزار بار قتل کیا جائے اور ہزار بار زندہ کیا جائے مجھے منظور ہے لیکن اے میرے آقا! آپؑ اور آپؑ کے اہلِ بیتؑ کے جوان قتل ہونے سے بچ جائیں'' [1]

❁❁❁

---

(۱)۔ارشاد المفید:۱:۲۳۱، تاریخ طبری

Presented by Ziaraat.Com

حسینی زوار اور نورِ حسینی

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد کے درمیان اور آپؑ کے برادران اور آپؑ کے اصحاب کے درمیان جو تعلق ہے اس کی اساس حب ہے۔ آپؑ کی اولاد کو آپؑ کے برادران اور آپؑ کے اصحاب کو آپؑ کے ساتھ شدید محبت ہے۔ یہ تکلیفی قصہ نہیں ہے اور اس کا تعلق عقل کے ساتھ ہے۔ عقل اس کی بلندیوں تک پرواز نہیں کر سکتی۔ یومِ عاشورا کے احداث کی تفسیر عقل سے نہیں کی جاسکتی۔ عقل کی پرواز محدود ہے۔ سید الشہداؑ کا مقام بہت بلند، اعلیٰ وارفع ہے۔ آپؑ کے مقام کو قلبِ انسانی سے بھی نہیں سمجھا جاسکتا اور نہ اسے تکلیف سے حل کیا جاسکتا ہے۔

''وَمَا عَبَدْتُكَ خَوفاً مِن نَارِكَ وَلَا طَمعاً فِي جَنَّتِكَ''

''خدایا میں تیری عبادت جہنم کے خوف سے نہیں کرتا اور نہ جنت کے طمع کے لئے کرتا ہوں''

امامِ حسین علیہ السلام کے بعض اعمال کچھ ایسے ہیں جن کی تفسیر خوفِ نار اور طمعِ جنت کے ساتھ نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ عقل کی دعوت ہے اور نہ اس فرمان سے کی جاسکتی ہے:

''وجدتك اهلا للعبادة فعبدتك''

''میں نے تجھے عبادت کے اہل پایا ہے اس لئے میں تیری بندگی کرتا ہوں''[1]

---

(۱)۔ بحار الانوار۔ ج: ۶۴۔ ص: ۱۸۶،۱۲

Presented by Ziaraat.Com

جی ہاں! یہ محبت ہے۔ عقل میں وہ طاقت نہیں ہے جو حب میں ہے۔ حب میں جو حرکت ہے وہ تکلیف کی حرکت سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ طف حب کی حرکت ہے۔ عقلی حرکت نہیں ہے بلکہ یہ تکلیف کی قوت اور حرکت سے بہت زیادہ قوی اور متحرک ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرتِ امام حسین علیہ السلام کے زائرین آپؑ کے جمال کے دیدار میں مصروف ہوں گے۔ انہیں اپنی ازواج جو حورالعین ہوں گی ان کی پرواہ نہیں ہوگی۔ آخر کار ان کی ازواج ان کے انتظار میں تھک ہار کر اپنی پریشانی کا اظہار کریں گی۔

زرارہ سے روایت ہے کہ معصومؑ نے فرمایا:

''اے زرارہ! زمین پر کوئی ایسی مومنہ نہیں ہے کہ جس پر واجب نہ ہو کہ وہ حضرتِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر کے حضرتِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مدد کرے''۔

پھر فرمایا:

''اے زرارہ! جب قیامت کا دن ہوگا اور حضرتِ امام حسین علیہ السلام عرشِ الٰہی کے زیرِ سایہ تشریف فرما ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کے تمام زائرین اور شیعوں کو جمع کرے گا تا کہ وہ سید الشہداؑ کے حسن و جمال، کرامت و نصرت اور محبت و مسرت کا دیدار کریں۔ اس وقت اہلِ ایمان کو حضرتِ امام حسین علیہ السلام کے مقامات و کرامات کا علم ہوگا کہ آپؑ کے مقامات کا حقیقی علم اللہ رب العزت کو ہے۔ زائرینِ امامؑ کے پاس ان کی جنتی بیویوں کی طرف سے قاصد آئیں گے اور وہ کہیں گے ہم تمہاری بیویوں کی طرف سے ان کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔ اب تم ان کے

Presented by Ziaraat.Com

پاس آ جاؤ۔ یہ زائرین جو حسینی جمال کے دیدار میں گم ہوں گے ان سے کہیں گے تم واپس جا کر انہیں پیغام دو اگر اللہ نے چاہا تو جلد آ جائیں گے"[۱]

اس بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عاشقِ حسینؑ کا حسینؑ سے جو تعلق و علاقہ ہے وہ تکلیفِ عاربی سے مافوق ہے اور عقل کی قدرت و طاقت سے مافوق ہے۔ حضرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صفت حبیب اللہ ہے۔ یہ وہ عظمت ہے جو کسی دوسرے نبی کے حصے میں نہیں آئی۔

جس طرح جہنم وسیع ہے اور اس کی وسعت کو ناپا نہیں جا سکتا اسی طرح جنّت کی وسعت ہے۔ سید الشہدا کی حکومت اور عظمت سب پر بھاری ہے۔ عالمِ نور میں جو جذب کی کیفیت ہے وہ عالمِ جنان اور عالمِ میزان سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زائرینِ حسینی جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے نور کا دیدار کریں گے تو وہ آپؑ کے نور کی جذب کی کیفیت میں گم ہو کر رہ جائیں گے۔ انہیں اپنی حور العین سی بیویوں کا خیال بھی نہیں رہے گا۔ وہ نورِ حسینی کے دیدار کی لذت کو کیسے چھوڑ سکیں گے؟

"مَا عَبَدتُكَ طَمعاً فِي جَنَّتِكَ بَل وَجَدتُكَ"

"میں تیری عبادت تیری جنت کے طمع میں نہیں کرتا بلکہ میں نے تجھے عبادت کا اہل پایا ہے اس لئے تیری عبادت کرتا ہوں"

خدایا! میں نے تجھ بارہا، متعدد مرتبہ عبادت کے اہل پایا ہے اس لئے تیری عبادت کرتا ہوں۔ جس نے تجھے پایا اسے سب کچھ مل گیا جس نے تجھے کھویا اس نے کچھ نہیں پایا، اس لئے سید الشہداؑ نے فرمایا:

---

(۱)۔ نوادر علی بن اسباط: ۱۲۳، بحار الانوار۔ ج: ۱۰۱۔ ص: ۷۵
مستدرک الوسائل۔ ج: ۱۰۷۔ ص: ۲۲۸، ۲۲۹

Presented by Ziaraat.Com

"فَاِنِّی لَا اَعلَمُ اَصحَاباً اَوفٰی وَلَا خَیراً مِن اَصحَابِی"

"جس طرح مجھے وفادار اصحاب ملے وہ کسی دوسرے کو نہیں ملے۔ میں نہیں جانتا کہ میرے اصحاب سے بہتر بھی کسی کے اصحاب ہیں"

جس طرح میرے اہلِ بیت نیک اور چاہنے والے ہیں اس طرح کسی اور کے اہلِ بیت نہیں ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ذات میں فنا کر دیا تھا انہیں معلوم تھا کہ وہ عنقریب قتل ہوں گے اور ان کی لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ یہ لوگ نورِ حسینی میں کھو کر رہ گئے تھے۔ نورِ حسینیؑ میں جذب کی وہ قدرت ہے جو جنت اور اس کی نعمات میں نہیں ہے۔ حسینی نور تمام انوار سے مافوق ہے۔ جی ہاں! جب حسینی کتاب کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس میں معاشرے کا ہر طبقہ ملتا ہے بلکہ ہر عمر کا انسان حسینی کتاب میں ملتا ہے۔ حسینی کتاب، کتابِ طیف ہے جو جذب وانجذاب اور جو کشش ومقناطیسیت حسین علیہ السلام میں ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔

حسینی شعائر

یہاں دو متقابل باتیں ہیں:

(۱)۔ حسینی شعائر کو زبان پر جاری کیا جاتا ہے ان سے اپنی سیاست کو مزین کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ عرصے بعد ان لوگوں میں روحانیت اور معنویت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

(۲)۔ حسینی شعائر کو خالی خولی کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ گذشتہ بحثوں میں ہم نے عرض کیا ہے اور ان مندرجہ بالا سوالوں کے جوابات موجود ہیں۔

معصومؑ کی ذات قرآنِ مجید کے برابر ہے۔ معصومؑ قرآنِ ناطق ہے۔ اس لحاظ سے مقامِ معصومؑ وہی ہے جو قرآنِ مجید کا مقام ہے اور وحی اور شریعت کا ہے۔ اگر ان سے ان کے مطابق جو شعائر ہیں جدا ہو جائیں تو یہ ایسا ہے جیسے قرآن کو اس کے واقعی حیاتی ماحول سے جدا کر دیا گیا ہو۔ یہی حال حسینی شعائر کا ہے۔ اگر صرف شعائر شعائر ہی رہیں تو ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اگر ان میں روحانیت و معنویت ہو تو پھر ان میں اپنا اثر ہے اور اگر انہیں صرف زبانی طور پر استعمال کیا جائے اور جس امر کے وہ متقاضی ہیں ان کو پورا نہ کیا جائے تو پھر مطلوبہ نتائج سامنے نہیں آتے۔ دین دنیا سے جدا نہیں ہے اور دنیا دین سے جدا نہیں ہے۔ اگر دنیا کو دین سے جدا کر دیا جائے تو

Presented by Ziaraat.Com

پھر دنیا ایک علیحدہ شئے بن جائے گی اور دین ایک علیحدہ شئے ہو گی۔

دوسرے سوال کا جواب بھی یہی ہے۔ جب حسینی شعائر اپنے اصلی مضامین سے خالی ہو جائیں تو پھر بات صرف رونے دھونے کی رہ جاتی ہے۔ یہ بالکل اس طرح ہے جیسے وحی کو اپنے مفہوم سے جدا کر دیا گیا ہو۔ اگر اس کے شعائر کو اس کے اصلی مضمون کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس میں تمام مسائل کا حل ہے۔ حالانکہ ہم اس وقت وحی کے انوار سے غافل ہیں۔ اگر ہم وحی سے حقیقی درس لیں اور اس پر عمل کریں تو پھر ہماری زندگی کیوں نہ کامیابی سے ہمکنار ہو۔ اسی طرح قرآنِ ناطق اور قرآنِ مجسم کا حال ہے۔ اگر ہم ان کی سیرت کو اختیار کریں گے تو کامیابی حاصل ہو گی۔ قرآنِ ناطق اور قرآنِ مجسم حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام ہیں۔

جی ہاں یہاں ایک وسطی ماؤفہ طریقہ ہے جس کا وحی سے استمداد کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا مفہومِ تعلقی عام ہے اور فائدہ بھی عام ہے کیونکہ اس کا دائرہ وسیع ہے۔

جی ہاں وہ قافلوں کی قسم میں سے ایک قسم ہے لیکن اس کے لئے اپنا ایک چشمہ ہے۔ وہ اسی سے سیراب ہوتا ہے یعنی ہم معصومؑ کی سیرت کو اپنا مرکز قرار دیتے ہیں۔

دوسرا جواب:۔

مذکورہ سوال کا وسیع ترین جواب یہ ہے کہ شعائرِ حسینی کو اس صورت میں استعمال نہیں کیا جاتا کہ جس کا تقاضا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم شعائر یا قرآنِ مجید یا وحی کو جب بھی استعمال کرتے ہیں تو وہ صرف شخصیات کی سیاست یا کسی گروہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ مختلف بشری گروہ معصومؑ کے افق کے برابر ہیں اور نہ وحی کے افق کے برابر ہیں کیونکہ ان گروہوں کے خصائص محدود ہوتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں اور وہ ذاتی اور شخصی ہوتے ہیں تو ان حالات میں خلوص نہیں ہوتا۔خلوص وہاں ہے جہاں ذات اور نفس کا دخل نہ ہو۔کسی جماعت اور گروہ کا دخل نہ ہو۔توحید کا دائرہ وسیع ترین ہے۔اس میں پوری کائنات سما سکتی ہے۔اسی طرح حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی حسینیت کا دائرہ بھی وسیع تر ہے کیونکہ جو رنگ توحید کا ہے وہی حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا رنگ ہے۔آپؑ کے شعائر کا وہی رنگ ہے جو دین کا رنگ ہے۔امامؑ کی حسینیت میں پوری کائنات کی ہدایت کا سامان ہے۔

''جب کوئی قوم یا گروہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے شعائر کو اپنے شخصی و ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرتا ہے تو پھر کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ سید الشہداؑ کے شعائر کی وہی وسعت ہے جو دینِ مبین کی وسعت ہے۔تمام بشریت آپؑ کے دائرے میں سما سکتی ہے۔حسینی سیاسیات کو جزوی سیاسیات کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔جی ہاں! دینِ خداوندی کلی اور جزوی کے لئے معالج ہے۔ہر وسیع و تنگ کا معالج ہے۔اسے محدود کرنا صحیح نہیں ہے۔محدود سیاست کی نسبت ان مقدس شعائر کی طرف نہیں دی جا سکتی''۔

Presented by Ziaraat.Com

الٰہی سیاست

ہم دوسری جہت سے یہ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ شعائر کی سیاست اس وقت مؤثر ہے کہ جب اس الٰہی سیاست کے لئے کام ہو رہا ہو جو وسیع مفہوم رکھتی ہو۔ وہ خالص اور صاف اور شفاف جو ہر قسم کے تعصّبات سے پاک ہو اس میں کسی گروہ کا ذاتی فائدہ نہ ہو۔ ایسی سیاست ہو کہ جس کا مرکز معصومؑ کی ذات ہو اور اس کا برنامہ اہلِ بیت اور ثقلین کا ہی مدرسہ ہو۔ ثقلینؑ اور اہلِ بیت کا برنامہ اور مدرسہ گروہی، قومی، ملکی پروگراموں سے وسیع تر ہے۔ اہلِ بیت کے پروگراموں میں تمام پروگرام آ جاتے ہیں۔ ان کے اس پروگرام میں تمام بنی آدم کے تمام لوگوں کی سعادت موجود ہے۔ تمام موجودات اس برنامے سے استفادہ کرتے ہیں۔ جب حضرتِ امامِ مہدی (عج) کا ظہور ہوگا اور آپؑ کی حکومت کا قیام ہوگا تو تمام زمین بقعہ نور بن جائے گی۔

جی ہاں! یہ وہ سیاستِ الٰہی ہے جو عقل، تعقل، عدالت، روحانیت اور معنویت پر مشتمل ہے۔ جب اس سیاست کے علم بردار حضرتِ امامِ مہدی (عج) تشریف لائیں گے تو آپؑ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ یعنی ہر طرف توحید کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔ نبوت و ولایت کی حکمرانی ہوگی۔

موجودہ تنگ اور بے معنی سیاسیات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سید الشہداؑ اور روحانی جاذبیت

یہ وہ حقیقت ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تجربات، محسوسات اور مشاہدات میں آیا ہے کہ تمام بشری، انسانی علوم اور عقلی علوم کی منطق کا وہی راستہ ہے جو دین و وحی کی منطق کا راستہ ہے کہ جب سید الشہداؑ کے روحانی شعائر میں غور و فکر کیا جاتا ہے تو یہ دکھائی دیتا ہے کہ جو جذب کی کیفیت آپؑ کو اور آپؑ کے انصار کربلا کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ جی ہاں! یہ وہ روحانی جذب کی کیفیت ہے جس کی طرف صرف اہلِ ایمان ہی نہیں کھنچے چلے آتے بلکہ وہ تمام مسلمان بھی جو نصب اور تعصب سے پاک ہیں۔ وہ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کی ذات میں غور و فکر کرتے ہیں[1] ان کا انجذاب اس طرح نہیں جس طرح کہ عیسائیوں کا حضرتِ عیسیٰ بن مریمؑ کے لئے ہے۔ ہم سید الشہداؑ اور تمام اہل ایمان کے درمیان اس جذب اور انجذاب کے قائل نہیں ہیں بلکہ جو تعلق اہلِ ایمان کا حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کے ساتھ ہے اس کی کیفیت اور ہے۔ دنیا کی مختلف تاریخی شخصیات کے بارے میں سنتے آئے ہیں یا پڑھتے ہیں ان کے عقیدت مند تھے، ان کی ان کے ساتھ محبتیں تھیں، عقیدتیں تھیں لیکن جو عقیدت، محبت اور جذب و انجذاب حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کو حاصل ہے

---

(۱)۔ ایک دفعہ BBC پر پروگرام نشر ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ جب عراق میں بعث پارٹی کی حکومت ختم ہوئی تو شعائر حسینیہؑ کی فضاء صرف عراق میں قائم نہیں ہوئی بلکہ پوری دنیا میں یہ فضاء پیدا ہوئی۔ اس کا دائرہ یورپ تک بڑھا۔ ان سب نے کہا کہ یہ ایک عظیم الشان انسانیت کا مظاہرہ ہے کیونکہ یہ ظلم اور باطل کی ضد ہے۔ یہی بات Arwadamon نے کہی کہ راسمِ عاشورا ظلم اور باطل کے خلاف ایک پرزور انقلاب ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

پرلطف بات یہ ہے کہ معاشرے کے ہر طبقے کا اپنا رنگ ہے لیکن جو رنگ سید الشہدا ؑ کے مکتب کا ہے وہ اور ہے۔ یہ مکتب جلال و جمال کا وہ امتزاج ہے کہ جس کے جذب و کشش کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

جی ہاں! جو چیز معدود ہوتی ہے وہ جلد از جلد ختم ہو جاتی ہے لیکن سید الشہدا ؑ کا انقلاب وہ سلسبیل کا چشمہ ہے جس میں تسلسل ہے جس کا خزانہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ یہ بالکل قرآنِ کریم کی شبیہ ہے جو جنت کے ملکوت کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے جس میں ابدیت ہے وہ ایک ایسا چشمہ ہے جو خشک ہونے والا نہیں ہے۔ اسے عقل کی طاقت کے ذریعے نہیں سمجھا جا سکتا۔ بشری افکار کی پرواز بہت کوتاہ ہے۔ بس یہی کچھ کہا جا سکتا ہے کہ بشری قلوب پروانوں کی طرح ہیں جو شمعِ حسینی کے اردگرد طواف کرتے ہیں۔ یہ شمع بجھنے والی شمع نہیں ہے۔ اسے قلوبِ انسانی کے درمیان ہمیشہ روشن رہنا ہے۔

یہ بات سید الشہدا ؑ کی عصمت کی دلیل ہے بلکہ آپ ؑ کی عصمت کے قبضے سے بھی بلند اور وسیع ہے۔ آپ ؑ کی ذاتِ الٰہی انتخاب ہے۔ جذبِ روحی کے لحاظ سے جو مقام آپ ؑ کو حاصل ہے وہ حضرتِ عیسیٰ ؑ اور باقی انبیا کو حاصل نہیں ہے۔ جب ہم حضرت ابراہیم ؑ، حضرتِ موسیٰ ؑ، حضرتِ عیسیٰ ؑ، حضرتِ یحییٰ ؑ اور حضرتِ داؤد ؑ اور باقی انبیا ؑ کے احوال پڑھتے ہیں۔ وہ اتباع جو حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کو حاصل ہے وہ ان میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ جن لوگوں نے سید الشہدا ؑ سے محبت کی تو ایسی محبت کی کہ انہوں نے آپ ؑ پر اپنا دھن، من سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

۞۞۞

Presented by Ziaraat.Com

شہادتِ حسین علیہ السلام حرارت ہے

دائرۂ حسینی ہمیشہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے جو لوگ اس دائرے میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ پھر اس سے باہر نہیں جاتے بلکہ اس کے ہو کر رہتے ہیں کیونکہ یہ قرآنِ مجید کی شبیہ ہے۔ حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا وہی مقام ہے جو قرآنِ کریم کا مقام ہے جس طرح قرآن پرانا نہیں ہوتا اس کا ذکر بھی پرانا نہیں ہوتا بلکہ آئے روز اس میں جدت آتی ہے، تازگی آتی ہے، اس کے شعلے بلند ہوتے ہیں، اس کی نورانیت نئی نسل کے قلوب کو منور کرتی ہے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

"اَن یَقتُلَ الحُسَینُ حَرَارَۃً فِی قُلُوبِ المُومِنِینَ لَا تَبرَدُ اَبَداً"

"حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام کا قتل وہ حرارت ہے جو اہلِ ایمان کے قلوب میں ہمیشہ بھڑکتی رہے گی جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہوگی" [۱]

یہ حرارت صرف مومنینِ صالحین کے قلوب میں نہیں پائی جاتی بلکہ دوسرے لوگوں کے قلوب میں بھی پائی جاتی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ آئے دن حسینیت سے محبت وعقیدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ بات صرف شاعرانہ تخیل یا کسی کی تقریر نہیں ہے بلکہ یہ ایک فلسفیانہ، دانشورانہ اور عقلی و منطقی بات ہے۔ اس کا تعلق روحانی علوم سے ہے۔ یہاں ارواح کے درمیان ایک رابطہ ہے جو ارواح کے درمیان جاری و ساری ہے۔

---

(۱)۔ مستدرک الوسائل۔ ج:۱۱۔ ص:۳۱۸

Presented by Ziaraat.Com

وہ ارواح ایک دوسرے سے متصل ہیں۔

یہ وہ اصطلاحات ہیں جو علومِ روحیہ کے اعتبار شرق وغرب کے تمام لوگوں میں واضح ہیں۔ ہماری یہ بات کوئی خودساختہ نہیں ہے اور نہ ہی منطقی مغالطہ وقیاس ہے بلکہ یہ علمی امور ہیں جو عالمِ بشریت پر واضح ہیں۔

یہ تعلق اور ارتوا جو نفوس میں ہے وہ منقطع نہیں ہوتا بلکہ یہ تعلق نسل در نسل بڑھتا رہتا ہے۔

یہ تعلق و علاقہ وہ تعلق وعلاقہ ہے جو کسی اور مقام پر نظر نہیں آتا حتیٰ کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سید الاوصیا، سیدۃ نسا اور ان کی ذریتِ طاہرہ میں بھی نظر نہیں آتا۔ جی ہاں! جو مقام سید الشہدؑا کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

"لَا یَوْمَ کَیَوْمِكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ"

"اے اباعبداللہ! آپؑ کے دن سا کوئی دن نہیں ہے"

حضرتِ امامِ حسین علیہ السلام نے آپؑ سے کہا تھا بلکہ تمام آئمہؑ نے فرمایا تھا:

"فلا یوم" کا معنی یہ ہے کہ حسین علیہ السلام کا جو عالم ہے وہ عالمِ خاص ہے۔ جو جذب و انجذاب آپؑ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ جو روحانی منزل آپؑ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ آپؑ کعبۂ قلوب ہیں، کعبۂ ارواح ہیں، تمام ارواح آپؑ کے اردگرد طواف کناں ہیں۔ آپؑ کو ارواح اور قلوب کی مرکزیت حاصل ہے۔ تمام قلوب میں آپؑ کی محبت جمع ہے۔ اس محبت کی گرمی کبھی چھبنے والی نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں سید الشہدؑا کی منزلت وعظمت واضح کرتی ہیں۔ جب تک بشریت باقی ہے۔ اس وقت تک آپؑ کی فضیلت باقی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com